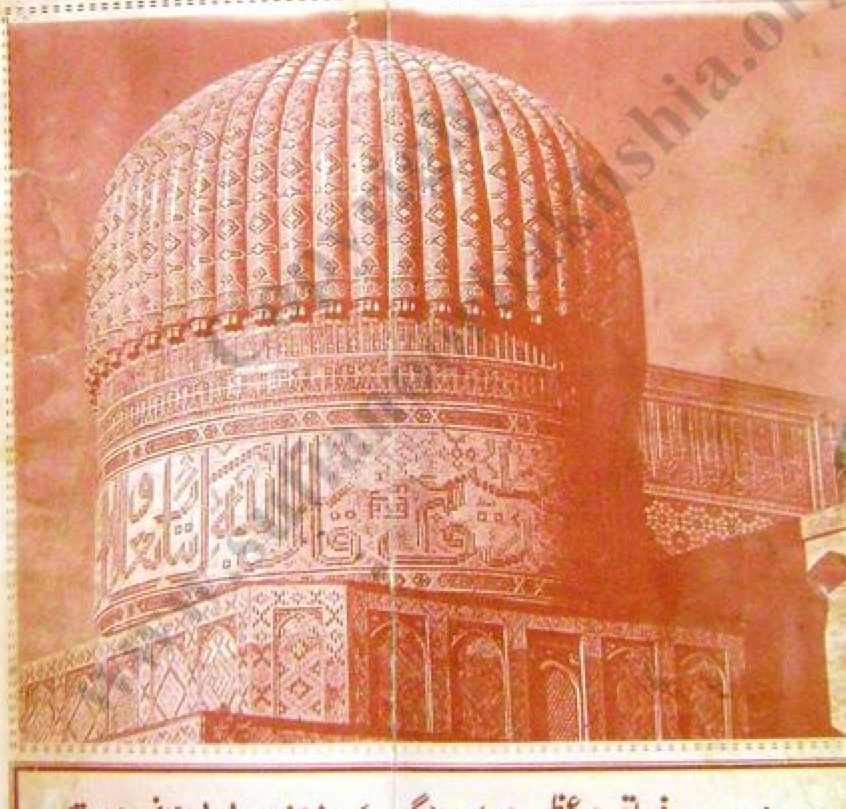
ماہنامہ

# نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 95 قیمت بیس روپے
اگست 2007ء



اسلامی ثقافت اور فن تعمیر کا عظیم شاہکار (گنبد) جامع مسجد بی بی خانم سمرقند

# محترم نمائندگان نوائے صوفیہ
# اور
# قارئین کے نام

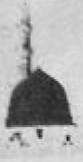
## السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیمات خیریت دوطرفین نیک نصیب باد!

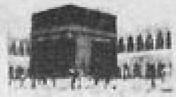
جناب والا! عالم صحافت میں نوائے صوفیہ گزشتہ سترہ سالوں سے ملت نوربخشیہ کی ترجمانی کر رہا ہے اور ادارہ نوائے صوفیہ کے بے لوث کارکنوں کی اَنتھک محنت کی بدولت یہ کامیابی سے شائع ہوتا رہا ہے تاہم گزشتہ کچھ عرصے سے اِس ماہنامہ کی اشاعت متاثر ہوئی ہے۔ اِس کی بنیادی وجہ فنڈز کی کمی ہے۔ واجبات کے بروقت موصول نہ ہونے اور دیگر مالی مشکلات کی وجہ سے اس کی مسلسل اشاعت خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مختلف نمائندوں کے ذمے اَب تک تقریباً ایک لاکھ روپے (1,00,000/-) سے زائد رقم واجب الادا ہے۔ اِس سلسلے میں متعلقہ نمائندوں کو یاددہانی کے خطوط پہلے ہی ارسال کر دیئے گئے ہیں، اِس سے بدظن نہ ہوں۔ یہ بات آپ بخوبی جانتے ہیں کہ رسالے کی فروخت سے موصول ہونے والی رقم کے علاوہ ہمارا کوئی دوسرا ذریعہ آمدن نہیں ہے۔ رسالے کی بروقت اشاعت کے لئے ہمیں آپ لوگوں سے مالی مدد درکار ہے۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق مختلف نمائندوں کے پاس خطیر رقم واجب الادا ہے تاہم اگر رسالہ فروخت نہیں ہوا یا اُدھار دیا ہو تو اُس کی تفصیل کے ساتھ ہمیں مطلع کریں۔ ادارہ کی جانب سے ہر نمائندہ کے لئے تین روپے فی کاپی کے حساب سے حصہ مقرر ہے جسے منہا کر کے باقی رقم اپنی اولین فرصت میں ادارہ کو ارسال کریں ورنہ رسالہ کا مستقبل خطرہ میں پڑ سکتا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اِس سلسلے میں ہر ممکن تعاون کریں گے کیونکہ آپ اور قارئین ہی ہمارا سرمایہ ہیں اور آپ ہی کی کوششوں اور تعاون سے اِس کی اشاعت جاری وساری ہے۔

ادارہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل لاسلام آباد

☆☆☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب


انٹرنیشنل

ماہنامہ

# نوائے صوفیہ

مدیر: علامہ محمد بشیر

| | |
|---|---|
| تاریخ | اگست 2007ء |
| شمارہ نمبر | 95 |
| قیمت | بیس روپے |


## فہرست مضامین




برائے خط وکتابت

A-358، سیکٹر G-6/1-1،

اسلام آباد، پاکستان۔


**نوٹ:**

مضامین اور مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

**چیک، ڈرافٹ بنام**

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اکاؤنٹ نمبر 1778

UBL سیکریٹریٹ برانچ،

اسلام آباد


ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے الفا گرافک پرنٹرز آئی ٹاور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

(اداریہ)

# تفکر و تذکر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عالم آب و گل میں آپ کو کوئی گروہ تلاشِ بسیار کے بعد بھی ایسا نہیں مل سکے گا جو عملاً اپنے مدعا کا مضحکہ اڑاتا ہو۔ اپنے ہی کسی مخصوص طریقۂ عمل کو جان بوجھ کر نظر انداز کرتا ہو۔ نظر انداز کرنے پر ہی اکتفا کیا جائے تو بھی ایک حد تک ایک دنیوی مشغلہ قرار پاسکنا شک سے بالاتر سمجھنا چاہئے بلکہ وہ اس طریقۂ عمل کو یکسر بیگانہ سمجھ کر اس پر کہیں عمل ہو رہا ہو تو عمل کنندگان پر مختلف قسم کے القاب فٹ کئے جاتے ہیں اور لوگوں کو اُن عمل کنندگان سے بالکل بدظن کرنے کے لئے مختلف حیلے تراشے جاتے ہیں۔ ایسا گروہ ضرور آپ کو اس دور میں مل جائے گا۔ ہم نے اس سے پہلے قارئین سے ایک قسم کا وعدہ کیا تھا کہ ہم شریعت محمدیہ میں واضح طور پر موجود اُن عبارتوں کو یکے بعد دیگرے مختلف اقساط میں مختلف شماروں میں قارئین کے گوش گزار کرائیں گے۔ تاہم اس وعدے پہ فوراً عمل ہونا عنقا ہونے پر قارئین حضرات ضرورت بطور شکوہ کہیں گے کہ آپ کے ہاں پاسِ وفا کا کوئی واضح معیار نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم اپنی زبوں حالی کے حوالے سے بتا رہے ہیں وہ اُن عبارتوں کے تذکرے کے لئے ایک قسم کی تمہیدی ریہرسل ہے۔ چنانچہ مفید معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے اذہان کی تطہیر کا مرحلہ طے کیا جائے ورنہ مسخ شدہ اذہان میں ان عبارتوں کا سماجانا نہایت دشوار ہوگا ہماری مراد مسخ شدہ اذہان سے مسخ شدہ عقیدہ ہے۔ عقیدہ جب مسخ ہو جاتا ہے تو وہاں پر ظلمتِ شب کو سحر کی روشنی قرار دیا جائے تو بھی سرِ تسلیم خم کیا جاتا ہے۔ یہی حال آج کل ہمارا ہے۔ عوام تو عوام ہیں خواص کی بھی معنوی حالت نہایت دگرگوں ہے بلکہ خواص ہی کی مجرمانہ چشم پوشی کے نتیجے میں عوام اس قدر بے باک ہو گئے ہیں کہ وہ فوراً اہل افتاء کا روپ دھار لیتے ہیں۔ گویا ایسا رنگین مذہبی معاشرہ ہم پر مسلط کیا گیا ہے کہ ہم حق گوئی سے گریزاں نظر آتے ہیں۔ حق گوئی سے گریزاں رہنے کا نتیجہ معلوم کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ گویا جینا بھی مشکل مرنا بھی مشکل والی بات ہم پر بالکل صادق آتی ہے۔ بالفاظ دیگر ہم بادلِ ناخواستہ رنگین بناسپتی معاشرے کے ہاتھوں یرغمال بنے ہوئے ہیں۔

## قابلِ غور

جوں جوں عمرِ عزیز اپنی آخری حدوں کو چھونے کے قریب پہنچ رہی ہوتی ہے ایک معنوی پریشانی یوں لاحق رہتی ہے کہ چین کی نیند سے بھی بسا اوقات محروم رہنا پڑتا ہے۔ قرآن کی پکار الیس منکم رجل رشید کا صحیح مصداق ہونے کے باوجود اس عظیم پکار پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اصلاح احوال کی طرف توجہ دینے والا کوئی ہے جو حق گوئی کی خاطر ہر قسم کے اندیشے کو بالائے طاق رکھ کر میدانِ عمل میں کود جائے اور دارین کی سرخروئی کی خاطر جملہ مادی رکاوٹوں کو عبور کرنا اپنا مشن بنائے۔ کاش! ایسا کوئی مردِ مجاہد ہر سُو متحرک نظر آئے۔

☆☆☆

(گزشتہ سے پیوستہ)

# مجموعہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

ولا یجوز التقدم ولا التاخر عن الامام برکنین ولا یجوز متابعتہ فی السھو ان کان متیقناً بسھوہ و یجوز اعادۃ الفرائض ان صلیھا منفردا فینال جماعۃ وکلما کرر الصلوٰۃ کرر الثواب ان کان من اھلہ و من ادرک الامام فی التشھد نال من ثواب الجماعۃ بقدر ما نال من الجماعۃ.

ترجمہ: نماز میں امام سے آگے جانا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دو رکنوں کے اندازے پر پیچھے رہنا جائز ہے۔ سہو میں امام کی پیروی جائز نہیں ہے بشرطیکہ ماموم کو امام کی اپنی بھول چوک کا یقین ہو۔ اگر کوئی فرض نماز کو اکیلے پڑھ چکا ہو پھر وہ کسی جماعت کو پالے تو ایسی صورت میں فرض نمازوں کا دوبارہ پڑھ لینا روا ہے۔ وہ جب بھی نماز کو بار بار پڑھے گا تو ثواب کو بار بار حاصل کر سکے گا بشرطیکہ دونوں اس کے سزاوار ہوں۔ جو شخص امام کو تشہد کی حالت میں پالے تو اُسے جماعت کے ثواب کا اتنا حصہ ملے گا جتنا حصہ اُس نے جماعت کا پالیا ہے۔

وضاحت

مذکورہ عبارتوں میں ماموم کے بعض احکام کی ضروری نشاندہی کی گئی ہے۔

1- بہر صورت پیروی اختیار کرنا۔

2- عدم پیروی کی صورت۔

3- منفرد کا مقتدی بھی بننے کی صورت۔

4- جزوی ثواب کی صورت۔

## تفصیل وضاحت

### 1- بہر صورت پیروی اختیار کرنا

اس کا مطلب یہ ہے کہ ماموم کو یہ بات خوب ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ وہ نماز کے جملہ ارکان کی بجاآوری میں امام کی پیروی کرنے والا بن کے رہے۔ نماز کے قولی ارکان میں بھی امام کے پیچھے پیچھے ہی رہے اور فعلی ارکان میں بھی امام کے پیچھے پیچھے ہی رہے۔ ہاں سری نمازوں کی بجاآوری کی صورت میں قولی ارکان میں پیچھے رہنے کا ماموم پابند نہیں ہوگا کیونکہ اُسے پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ امام کی قرات کس مرحلے میں ہے۔ لہٰذا سری نمازوں کے فعلی ارکان میں اسے امام سے پیچھے پیچھے رہنے کی ضرورت ہے۔ جہری نمازوں میں قولی ارکان اور فعلی ارکان دونوں میں امام سے پیچھے پیچھے ہی رہنا ضروری ہے۔ شریعت محمدیہ نے امام سے پیچھے رہنے کے لئے ایک ضروری حد مقرر کر دی ہے کہ ماموم ایک رکن کی ادائیگی کے برابر پیچھے رہ سکتا ہے۔ رکن کی بجاآوری کے برابر پیچھے رہنے کی

اُسے شرعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر ماموم دو رکن کی مقدار امام سے پیچھے رہ جائے تو اس کی نماز میں خلل وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ماموم اجتماعی ادائیگی کے دوران ایک رکن کی بجاآوری کی حد تک امام سے پیچھے رہے۔ اگر امام کے بالکل ساتھ ساتھ رہے تو وہ انفرادی ادائیگی کے ثواب کا حقدار ہوگا اسے اجتماعی ادائیگی کا ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ماموم جہری نمازوں میں ارکانِ نماز کی بجاآوری کے حوالے سے امام سے آگے آگے رہے تو عملاً اُس نے خود مقتدی کی حالت سے نکال کر امام کا روپ دھار لیا لہٰذا اُس کی نماز ہی بطلان سے ہمکنار ہوگی۔ غالباً یہ بیان پہلے بھی کسی مرحلے میں آچکا ہے۔

## 2- عدم پیروی کی صورت

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر امام کو کسی نماز میں سہو ہو جائے اور ماموم کو خوب یقین ہو کہ امام سہو کا شکار ہو رہا ہے۔ تو اُس صورت میں سہو کے شکار ہونے میں امام کی تابعداری شرعاً روا نہیں رکھی گئی ہے۔ البتہ سجدہ سہو کی بجاآوری میں امام کی پیروی کرنے کی شرعاً ضرورت پڑتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ امام سہو کے دو سجدے بجالا رہے ہوں اور ماموم حضرات ٹس سے مس نہ ہوں اور وہ تماشابین بن کے رہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں ہوگا۔ گویا عدم پیروی کی صورت یہی ہے۔

## 3- منفرد کا مقتدی بھی بننے کی صورت

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ پر ایک نماز گزار نے اپنی فرض نماز کو انفرادی طور پر بجالانے کا کام کر ہی چکا تھا اتنے میں نماز جماعت کی ادائیگی کا مرحلہ شروع ہو گیا تو اُسی منفرد نماز گزار کے لئے اپنی فرض نماز کو اجتماعی ادائیگی کی صورت میں بھی دوبارہ پڑھنا شرعاً روا ٹھہرے گا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ایسا مرحلہ اگر آجائے تو جب بھی وہ نماز گزار اپنی فرض نماز کو بار بار پڑھے گا تو وہ ثواب کو بھی بار بار حاصل کرے گا۔ ایک ثواب انفرادی ادائیگی کا اور دوسرا ثواب اجتماعی ادائیگی کا۔ اس عمل کے لئے شرط ہے کہ ماموم اور امام دونوں اس قسم کے ثواب کے حقیقی معنوی میں سزاوار ہوں۔ حقیقی معنوں میں سزاوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں معنوی ہم آہنگی کے حامل ہوں۔ معنوی ہم آہنگی کا مقصد دونوں کا ہم عقیدہ ہونا مراد لیا گیا ہے۔

## 4- جزوی ثواب کی صورت

اس کا واضح مطلب یہ لیا گیا ہے کہ اگر کسی نماز گزار نے اجتماعی ادائیگی کے حوالے سے صرف قعدۂ تشہد میں امام کو پالیا ہو تو وہ اس صورت میں بھی جماعت کے ثواب سے یکسر محروم نہیں ہوگا بلکہ اُس نے جس قدر اجتماعی ادائیگی کی صورت میں حصہ پایا ہے اُسی قدر ثواب بھی اُسے مل جائے گا یعنی اُس نے صرف تشہد کو پالیا ہے لہٰذا اجتماعی ادائیگی میں ملنے والے عظیم ثواب میں سے تشہد کے حصے میں جو ثواب آئے گا وہ ثواب اس کو مل جائے گا۔ اس سے اجتماعی ادائیگی کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں نماز کی اجتماعی ادائیگی کی کس قدر تاکید کی گئی ہے کیونکہ نماز کی جماعت اسلام کے بڑے بڑے شعائر میں سے ایک ہے۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

☆☆☆

# آپ کے مسائل اور ان کا حل

## (شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو محصول شدہ مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس شمارے کے لئے موصول شدہ سوالات میں سے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے، ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

### سوالات

سوال نمبر 1: مصنوعی دانت والا نماز کی امامت کا فریضہ انجام دے سکتا ہے؟

سوال نمبر 2: عام پانی نہ ملنے کی صورت میں بارش کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے؟

سوال نمبر 3: صرف زینت کی خاطر میک اَپ کا شوق پورا کرنا مرد اور عورت دونوں کے لئے کیسا عمل ہے؟

سوال نمبر 4: کسی ماموم کو امام کی بالکل آخری رکعت مل سکی تو کیا وہ تشہد پورا پڑھ لے گا؟

(سائل عبدالقادر براہ والے)

سوال نمبر 5: حالتِ سفر میں نمازِ ظہر کے وقت نماز عصر کا پڑھنا بھی روا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر 6: ایک آدمی نماز عصر پڑھ کر سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو پوچھنے میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ باقی تھے تو کیا وہ آدمی مغرب اور عشاء کو ادا کے طور پر پڑھے گا یا قضا کے طور پر؟

سوال نمبر 7: ایک شخص جب مسجد میں پہنچا تو نماز مغرب کی اجتماعی ادائیگی ختم ہو چکی تھی تو کیا وہ شخص پہلے نماز تحیت الوضو پڑھے گا یا نماز مغرب ہی پڑے گا؟

سوال نمبر 8: والد مرحوم کی فوت شدہ نمازوں کی قضا بڑا لڑکا پڑھے گا یا دوسرے لڑکوں کے لئے بھی ایسا کرنا ضروری ہوگا؟

سوال نمبر 9: فوجی حضرات اپنی تنخواہ سے کچھ رقم بطور جی پی فنڈ کٹواتے ہیں تاکہ ریٹائر ہونے پر یا بوقت ضرورت درخواست دے کر جمع شدہ رقم استعمال کے لئے نکلوا لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

(سائل اخوند اسماعیل، 14 این ایل آئی رجمنٹ)

### جوابات

جواب نمبر 1: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمo

مصنوعی دانت والے کی امامتِ نماز میں کسی قسم کی کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔ لہٰذا وہ امامتِ نماز کا فریضہ شرعاً انجام دے سکتا ہے۔

جواب نمبر 2: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمo

بارش کا پانی بھی تو عام پانی ہی ہے لہٰذا بارش کے پانی کو وضو اور غسل کے لئے استعمال کرنے میں شرعاً کوئی ممانعت یا خرابی نہیں ہے۔ لہٰذا آپ بخوشی بارش اس مقصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

جواب نمبر 3: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمo

صرف زینت کی خاطر ہو تو یہ کام صرف عورتوں کے لئے سزاوار ہے۔ کسی مرد کو خواہ مخواہ میک اَپ کرنے کی شرعاً

ضرورت نہیں۔ البتہ سفید بالوں کو سیاہ خضاب لگانا یا مہندی رچانا، اگرچہ قابلِ تعریف عمل نہیں تاہم ضرورت کے تحت روا ہے چنانچہ بہت سے گورنمنٹ سرونٹ حضرات ایسا کرتے ہیں یہ ان کی اپنی مخصوص ضرورت ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

جواب نمبر 4: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

ہاں وہ تشہد پورا پڑھ لے گا کیونکہ عملاً اُس کو آخر میں رکعت امام کی تابعداری کی وجہ سے پہلے پڑھنی پڑی ہے۔ وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوگا اور ٹھیک پہلی رکعت کو عملاً دوسرے نمبر پر پڑھے گا اور تشہد کے لئے نہیں بیٹھے گا بلکہ جماعت ہی فوت شدہ اپنی دوسری رکعت کو عملاً تیسرے نمبر پر پڑھے گا۔ تشہد بھی پڑھے گا۔ پھر کھڑا ہو کر جماعت میں فوت شدہ اپنی تیسری رکعت کو چوتھے پر پڑھے گا یعنی صرف سورہ فاتحہ پڑھے گا اور وہ تشہد کی دعا پڑھے بغیر سلام پھیر دے گا۔ یہی شرعاً درست اور اصل طریقہ ہے جو امیر کبیر سید علی ہمدانی علیہ الرحمہ نے کتاب تقویت الایمان اور کتاب خلاصۃ الایمان میں مفصل بیان فرمایا ہے۔

جواب نمبر 5: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

حالتِ سفر میں ایسا کرنا شرعاً بالکل روا ہے۔ نفسِ سفر ہی جمع بین الصلوٰتین کے لئے سبب ہے۔

جواب نمبر 6: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

اگر وضو کرنے کے بعد پو پھٹنے سے پہلے سات رکعت پڑھنے کی گنجائش ہو تو مغرب اور عشاء دونوں کو اداءً پڑھے۔ اگر صرف چار رکعت پڑھنے کی گنجائش ہو تو مغرب کو قضاءً پڑھے اور عشاء کو اداءً پڑھے اور پو پھٹنے پر نماز صبح کی بجاآوری بھی کرے۔

جواب نمبر 7: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

اگر صورتِ حال کچھ ایسی ہی ہو تو وہ شخص نمازِ مغرب ہی کو پڑھ لے۔ نمازِ مغرب خواہ اجتماعی ادائیگی کی صورت میں ہو خواہ انفرادی ادائیگی کی صورت میں ہو دونوں صورتوں میں نمازِ مغرب سے پہلے نمازِ تحیت الوضوء کی بجاآوری تواترِ عملی کے حوالے سے مذکور نہیں ہوتی ہے۔ جملہ بزرگانِ دین کا یہی طریقہ رہا ہے۔

جواب نمبر 8: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

والد مرحوم کی فوت شدہ نمازوں کی قضا و بجاآوری وصیّت کی صورت میں سب لڑکوں پر برابر برابر عائد ہوتی ہے۔ وصیّت نہ کرنے کی صورت میں وہ لڑکے والد کی فوت شدہ نمازوں کی قضاءً بجاآوری کرے جن کے ذمے پر خود اُن کی اپنی فوت شدہ نمازوں کی قضاءً بجاآوری باقی نہ ہو۔ نیت یوں کی جائے مثلاً نمازِ صبح کے لئے: اصلی فرضی الصبح نائبا عن ابی قضاء لوجوبہ قربۃ الی اللہ۔ دیگر نمازوں کے لئے بھی (نائباً عن ال) کی قید ضرور لائی جائے۔

جواب نمبر 9: بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

فوجی ملازمین ہوں یا سول ملازمین۔ سب کے ہاں اپنی اپنی تنخواہوں میں سے کچھ رقم کٹوایا کرتے ہیں۔ وہ رقم اُن کو ریٹائرمنٹ کا وقت آن پہنچنے پر ملتی ہے یا درخواست دیگر ضرورت کے مواقع میں وہ نکلوا سکتے ہیں۔ یہ طریقہ عام طور پر گورنمنٹ ملازمین کے ہاں رائج ہے۔ شرعاً ایسا کرنا درست ہے۔

☆☆☆

# القرآن

تحریر: مولانا عبدالحمید

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ کَانَ مِیْقَاتًا○ یَّوْمَ یُنْفَخُ
فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا○ وَّ فُتِحَتِ
السَّمَآءُ فَکَانَتْ اَبْوَابًا ○ وَّ سُیِّرَتِ
الْجِبَالُ فَکَانَتْ سَرَابًا○ ۔

## مشکل الفاظ کے معانی

یوم الفصل. جدائی کا دن، الگ ہونے کا دن۔ فصل کو فصل اسی لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اسے کسی نہ کسی دن کاٹ کر زمین سے الگ کیا جاتا ہے۔ میقاتا. وقتِ مقررہ۔ ینفخ. پھونکا جائے گا۔ فتاتون. پس تم سب آؤ گے۔ افواجاً. فوج درج فوج، گروہ درگروہ۔

## تشریح

سابقہ آیات میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور حشر برپا ہونے کی کئی عقلی دلائل پیش کیے گئے تھے۔ اب یہاں سے قیامِ قیامت اور حشر ونشر کا پورا پس منظر پیش کیا جا رہا ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس دن کے وقوع میں اب کوئی شک وشبہ باقی نہیں ہے۔ جس کے لئے باقاعدہ اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کر رکھا ہے۔ گر اس مقررہ وقت کا علم اللہ رب العزت نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں یوں بیان ہوا:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا فِیْمَ
اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰهَا○

کفار ومشرکین آپؐ سے دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کا وقوع کب ہوگا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ تو آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہی ہے۔

## وقوعِ قیامت کا منظر

جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور نظامِ کائنات کے درہم برہم ہونے کا حکم صادر ہوگا تو تمام ساکن چیزیں زور زور سے کانپنے لگیں گی اس کے باعث اُونچے اُونچے پہاڑ، لمبے لمبے درخت اور بڑے بڑے محلات اور مضبوط قلعے ریزہ ریزہ ہو کر پیوندِ زمین ہو جائیں گے۔ کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ نظامِ شمسی جس کی وجہ سے اس کائنات میں رونق ہے ختم ہو جائے گا۔ سورج کی روشنی سلب کر لی جائے گی۔ یوں یہ خوبصورت اپنے اختتام کو پہنچے گی۔

## نفخِ ثانیہ

جب دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو دوبارہ زمین پر زلزلہ ہوگا اور زمین کے اندر موجود ہر چیز کو نکال کر باہر پھینک دیا جائے گا۔ سارے مُردے جو اس زمین میں دفن ہوتے رہے وہ جس حالت میں ہوں گے باہر نکل آئیں گے اگر ان کے ذرے منتشر ہو کر زمین کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہوں گے تو ان کو بھی یکجا کیا جائے گا۔ تمام معدنیات، خزانے اور ذخائر اس میں مستور ہوں گے باہر ظاہر ہو جائیں گے۔

## کفار و مشرکین کی پریشانی اور حیرانگی

جب زمین اپنا سارا بوجھ باہر نکال پھینکے گی تو کفار اور مشرکین اور وقوع قیامت کے منکرین کہیں گے جسے سورہ الزلزال میں یوں بیان فرمایا ہے۔ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا کہ اس زمین کو کیا ہو گیا ہے۔ کبھی یوں کہے گا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ہمیں اپنی قبروں سے کس نے اٹھایا ہے۔

### حشر کا منظر

حشر کا منظر بہت ہی ہولناک ہوگا۔ زمین تانبے کی ہو گی سورج کا اصل رُخ زمین کی طرف کر کے بہت ہی قریب کیا جائے گا۔ حشر کی گرمی سے سارے پریشان حال ہوں گے۔ گنہگار گناہوں کے حساب سے اپنے ہی پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے حشر کی اس ہولناکی میں انبیاء بھی نفسی نفسی پکاریں گے سوائے عرش کے سایہ کے کوئی سایہ نہیں ہوگا اور وہ سایہ بھی صرف اللہ کے خاص بندوں کو نصیب ہو گا یا جس پر اللہ اپنا کرم کرے۔ قیامت کا ایک دن دُنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ہر ایک اپنے حساب کے انتظار میں پریشان حال ہو گا ذرہ ذرہ نیکی کے لئے ترس رہے ہوں گے۔ سورہ عبس 30 تا 37 میں یوں ارشاد ہوا: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے ہر شخص کو اُن میں سے اس دن ایسی فکر لاحق ہو گی جو اسے (سب سے) بے پرواہ کردے گی۔

بالآخر رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین کی دعا سے حساب کتاب شروع ہو گا نیکوکاروں کو جنت کا پروانہ ملے گا اور بدکاروں بدبختوں کافروں اور مشرکوں کو دوزخ کا پروانہ تھما دیا جائے گا تو اس کا منظر قرآن نے یوں بیان کیا ہے۔ "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ" ضَاحِكَةٌ" مُّسْتَبْشِرَةٌ" وَ وُجُوْهٌ" يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ" تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ" اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ. کتنے ہی چہرے اس دن (نور ایمان) سے چمک رہے ہوں گے ہنستے ہوئے خوش و خرم اور کئی منہ اُس دن غبار آلودہ ہوں گے ان پر کالک لگی ہو گی یہی وہ کافر و فاجر (لوگ) ہوں گے۔ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا. ترجمہ: بے شک جہنم ایک گھات ہے یہ سرکشوں کا ٹھکانہ ہے پڑے رہیں گے اس میں عرصہ دراز۔

### تشریح

گھات اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں کوئی دوسرے پر اچانک حملہ کرنے کے لئے تیار ہو۔ اب جنتیوں اور جہنمی کا فیصلہ ہو گیا تو دوزخ پہلے ہی سے انتظار میں تھی اور وہ کافروں اور فاسقوں کو اپنے اندر جلنے کے لئے بے تاب ہوں گے۔ جب دوزخیوں کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تو پھر وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہو گی بلکہ وہ سالوں سال اسی میں پڑے رہیں گے۔

لفظ احقاب حقب کی جمع ہے اور ایک حقب دنیا کے اسی سال کے برابر ہے۔

☆☆☆

# میں پسند نہیں کرتا

م۔ ش۔ کوروی

عنوان "میں پسند نہیں کرتا" منتخب کرنے کا خیال اس لئے پیدا ہوا کہ اعمال وعقائد کتاب وسنت کی بجائے اپنی پسند اور ناپسند کی بناء پر واجب، مستحب اور لازم قرار پاتا دکھائی دیتا ہے۔ اس جدید دور میں اپنی چاہت کو زیادہ عمل ودخل حاصل ہوا ہے۔ اس میں لفظ "میں" سے مراد "میں" یا ME نہیں۔ لہذا "میں" مندرجہ ذیل چھوٹی چھوٹی باتیں نذر قارئین کرتا ہوں۔

1- میں پسند نہیں کرتا کہ کتب اعمال وعقائد میں کچھ ہیں اور "میں" کچھ اور کروں۔

2- ایسا عمل کروں جو سنتِ رسول مقبولؐ نہ ہوں اور نہ اسلاف نے یداً بیداً ہم تک پہنچائے ہوں۔

3- جس سے خود ناخوش ہوں۔ اس سے خوش ہونے کی توقع رکھوں۔

4- دعوات الصوفیہ (کتاب عملیات) میں اوراد ہوں مگر کوئی کہے کہ اوراد کو چھوڑ کر صرف درود کافی ہے۔ (کہے)

5- "دعائے تشفع" اور "دعائے توسل" دعوات الصوفیہ میں موجود اور عمل مسلسل ہوں۔ مگر کوئی انہیں بعد کے کسی سے منسوب کریں۔

6- کتاب میں سلسلۂ ذہب کے آخر میں لانھم ائمتنا فی الدین و علی الطریق الحق والیقین و ھذا حبل اللہ المتین لکھا ہوا ہو اور "میں" اسے نہ سمجھوں۔

7- دعوات الصوفیہ کی رو سے سورۃ الفاتحہ توفیق طاعات و اجتناب معصیات و سرفرازی محبان ونگوساری دشمنان و جمعیت اہل اللہ۔ وفتح طالبان اللہ۔ وتفرقہ اعداء اللہ وسلامتی مسافران بروبحر عالم را۔ و بادشاہان اسلام را۔ وقوت دین اسلام را۔ وصحت وجود بیماران را۔ و برآمدن مقصود نیازمندان را۔ ہوں۔ مگر ہم صرف ایصال ثواب کے لئے سمجھیں۔

8- فاتحہ خوانی برائے ایصال ثواب میں حقداران۔ امیدواران، خصوصاً آباء اخوان کے بعد وسائر آشنایان را و موالیان را۔ ومحبان را۔ ومتابعان سلسلہ ہدیٰ را کہہ کر اپنوں کے علاوہ دوسرے آشنائی رکھنے والوں کے لئے فاتحہ پڑھی جائے مگر ہم ایک دوسرے سے بغض رکھیں۔

9- ہر صبح کے آغاز میں فاتحہ خوانی برائے اسلاف کے دوران "ومشائخ سلسلہ ذہب را۔ ومتابعان ایشان را۔ کہہ کر ایصال ثواب اور روحانی فیوض پہنچانے کے لئے دعا نہ کریں۔

10- قرآن کی عظیم ترین سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کر کے سب لوگوں کے لئے دعا کی جاتی ہے ایسے میں یہ کیسے پسند کی جا سکتی ہے کہ کسی طور کسی کے لئے دل میں کدورت رکھی جائے۔

11- نوربخشیوں کی فقہی کتاب "الفقہ الاحوط" میں تمام مسلمانوں کے درمیان موجود اختلافات کا حل متعین کئے گئے ہوں۔ مگر ہم اس کتاب پر عمل کرنے کے دعویدار ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے دست وگریبان ہوں۔

12- ناپاک چیزوں سے کوئی شے آلودہ ہو تو فقہ الاحوط کی رو سے اطمینان قلب حاصل ہونے تک دھونا واجب ہے۔ مگر میں کسی کی دیکھا دیکھی پانیوں کے بہاؤ کی تعداد گننے لگ جاؤں۔

13- الحجرات 49 آیت 26 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے۔ اس لئے اپنے دو

بھائیوں میں ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ مگر "میں" دو بھائیوں میں دوری اور "کاٹ" کے لئے چغلیاں کیا کریں اور دو رُخی بنتے پھریں۔

14- اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ (آیت 46 الانفال) ترجمہ:۔ "اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ نامراد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔ اور صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" اللہ کے حکم کو پس پشت ڈال کر اپنوں کے خلاف کر کے ہوا نکالتی ہے۔ مذہب کے دفاع کی بجائے غیروں کو موقع فراہم کرتی ہے۔ جو میں پسند نہیں کرتا۔

15- سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 11 کی رُو سے دینی بھائی کی شرائط ہیں۔ ترجمہ:۔ "سو اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز اور دیتے رہیں زکواۃ تو وہ حکم شریعت میں تمہارے بھائی ہیں اور ہم کھول کر بیان کرتے ہیں۔ حکموں کو جاننے والوں کے واسطے۔ مگر میں نہ نماز پڑھوں اور نہ زکواۃ دوں۔ نیز زکواۃ الفطر بحیثیت عامل خود جمع کریں اور اسے اجتماعی مسائل کی بجائے گروہی تقاضا پورا کر کے احکام قرآن کے خلاف کروں اور حکم شریعت کے بھائیوں کو ٹکڑوں میں تقسیم کروں جو میں پسند نہیں کرتا۔

16- خداوند متعال نے اپنے کلام مجید فرقان حمید کے سورہ الفرقان کے آیت نمبر 70 میں ارشاد فرمایا ہے کہ ترجمہ:۔ مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کچھ نیک کام کیا تو ان کی برائیوں کو بھلائیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مگر میں توبہ کر کے کچھ نیک کام نہ کروں۔

17- آیت نمبرات 4, 5 سورۃ النمل میں ارشاد ہے کہ جو لوگ نہیں مانتے آخرت کو۔ اچھے دکھلائے ہم نے (اللہ نے) ان کی نظروں میں ان کے کام۔ سو وہ بھٹکے پھرتے ہیں۔ وہی ہیں جس کے واسطے بُری طرح کا عذاب ہے اور آخرت میں وہی خراب ہیں۔ کا علی الاعلان کلام موجود ہو۔

مجھے اپنے اعمال اچھے نظر آتے ہوں۔ مگر میں اسے خدا کی ناراضگی تصور نہ کروں اور اپنے کئے پر اڑے رہوں۔

18- اللہ کے کلام آیت نمبر 69 القصص میں فرمایا گیا ہے کہ ترجمہ:۔ اور تیرا رب جانتا ہے جو کچھ چھپ کر کر رہا ہے۔ ان کے سینوں میں اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ ظاہر و باطن دونوں سے خدا تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔ مگر میں دل میں کچھ مطلب رکھ کر زبان پر کچھ بات کر کے دو رخی منافقت کرنے کے مرتکب ہو جاؤں۔

19- ترجمہ:۔ اے ایمان والو یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد اور پاکی بیان کرو صبح و شام۔ (آیت نمبر 40, 41 الاحزاب 33)

مگر میں ذکر اللہ میں دن رات مصروف معتکفین کو اس حالت میں برا بھلا کہوں کہ میں خود صبح شام اور دن رات سوتا رہوں جو میں پسند نہیں کرتا۔

20- قرآن کے سورۃ الاحزاب آیت نمبر 70 میں فرمایا ہے کہ ترجمہ:۔ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی۔

مگر میں دیکھی بھالے واقعات سے انحراف کرتے ہوئے من گھڑت بیان بنا کر شہادت دوں اور اللہ کا ذرہ برابر خوف نہ کھاؤں۔

21- خداوند قدوس اپنے کلام مجید کے سورۃ الزمر آیت نمبر 52 میں اعلان فرماتے ہیں کہ ترجمہ:۔ کہہ دو اے بندو میرے جنھوں نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر اللہ کی مہربانی سے ناامید مت ہو جاؤ۔ بیشک اللہ سب گناہ اپنی رحمت سے بخشتا ہے۔ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان۔"

اس اعلانِ بخشش کو سنوں اور پھر بھی میں اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہو جاؤں۔ جو میں پسند نہیں کرتا۔

22- میں پسند نہیں کرتا کہ آیت نمبر 11 الحجرات میں تو یہ حکم ہوا کہ ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو ٹھٹھا نہ کرو۔ ایک دوسروں سے شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں۔ ان سے اور عیب نہ لگاؤ ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایک دوسرے کے۔ برا کام ہے۔ گنہگاری ایمان کے بعد اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی بے انصاف یا ظالم ہیں۔

مگر ہم (میں) موقع پا کر آنکھیں کھولنے سے بند ہونے تک ٹھٹھا، مزاق اور اشارہ کنایہ کرتا رہوں۔ پیٹھ پیچھے عیب لگاتے رہوں اور دوسرے لوگوں سے اپنے آپ کو بہتر جانوں۔

23 اسلامی احکامات میں سے ایک حکم یہ ہے کہ جو کوئی جاری پانی میں قضائے حاجت کرتے ہیں ان پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

مگر میں نالے کے پانی کو پیشاب کرنے کی جگہ سے گزار کر جاری پانی میں پیشاب کروں جو پھر نالہ میں جا ملتا ہے جو میں پسند نہیں کرتا۔

24- جاری پانی میں پیشاب کرنے والے کا روکنا اسلامی حکام پر واجب ہے۔ دیگر تمام دیکھنے والوں پر واجب ہے کہ انھیں روکیں۔ دیگر صورت قیامت کے دن سب کے سب سزا میں مبتلا کئے جائیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ نالہ ابتدأ پر لوگ چلتے پانی میں پیشاب کریں جو نالہ میں پھر جائے۔ جسے بعد ازاں سمندر تک کے جاندار پینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

25- خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ ترجمہ:۔ اے ایمان والو! جو کرتے نہیں، وہ بات منہ سے کیوں کہتے ہو۔ بڑی بے زاری کی بات ہے کہ کہو وہ چیز جو کرتے نہیں (آیت نمبر 3-1 الصف 61)

مگر میں۔ میں:۔ ہمہ وقت دل میں نہ کرنے کی نیت لے کر وہ بات کروں جو کرتا نہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتا رہوں۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ. جو میں پسند نہیں کرتا۔

26- شہری ماحول بنانے اور اپنے لئے سہولت بیدار کرنے کے لئے غسل خانے بنائے جاتے ہیں۔ جس کے لئے کثر تعمیر نہیں کرتے۔ غسل خانہ سے نکلنے والا گندا پانی کو حل میں گرایا جاتا ہے۔

میں ایسی سہولت کو پسند نہیں کرتا۔ جس سے ماحول گندا ہوتا ہو اور دوسروں کے لئے ضرر رساں ہو۔

27- میں پسند نہیں کرتا کہ نسبت رکھوں رسولؐ سے قربت رکھوں شیطان اور منت چڑھاؤں دین میں رہنے کا دوسروں پر۔

28- نماز واجب، امر بالمعروف نہی عن المنکر واجب، نکاح سنت رسولؐ، خطبہ واجب، نماز جنازہ واجب، تبلیغ مناسب علم پر واجب، تعلیم دینا سنت ہے۔

مگر میں پسند نہیں کرتا کہ میں ان امور کا معاوضہ دینے والوں سے لے لوں اور اللہ کی رضا کو چھوڑ دوں۔

29- اللہ تعالیٰ کا ارشاد آیت 46 حم السجدہ میں ہوا ہے کہ ترجمہ:۔ جس نے بھلائی کی تو اپنے لئے اور جس نے برائی کی وہ بھی اسی پر اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بندوں پر ظلم کرے۔

مگر میں نہیں چاہتا کہ اگر میں زیادہ عبادت کرتا ہوں تو دیگر لوگوں پر اس کا احسان جتایا جائے۔

تمت بالخیر!

اللہ تعالیٰ اصلاح احوال کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

# فضیلت تقویٰ قرآن و حدیث کی روشنی میں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 2)

ترجمہ: اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ اس میں ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔

## تحقیقات

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ یہاں ذلک معنی میں ''ہذا'' کے ہیں۔ مجاہد، عکرمہ، سعید اور ابن جریر کا بھی یہی قول ہیں یہ دونوں لفظ ای دوسرے کے قائم مقام عربی زبان میں اکثر آتے رہتے ہیں۔ حضرت امام بخاریؒ نے ابوعبیدہ سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ذلک اصل میں ہے تو دور کے اشارے کے لئے جس کے معنی ہیں ''وہ'' لیکن کبھی نزدیک کے لئے بھی لاتے ہیں اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں ''یہ'' یہاں بھی اس معنی میں ہے۔ کتاب سے مراد قرآن کریم ہے ریب کے معنی ہیں شک و شبہ۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود اور کئی ایک صحابہ سے یہی معنی مروی ہیں۔ بعض قاری لاریب پر وقف کرتے ہیں اور فیہ ھدی للمتقین کو الگ جملہ پڑھتے ہیں لیکن لاریب فیہ پر ٹھہرنا بہت بہتر ہے کیونکہ یہی مضمون اسی طرح سورہ سجدہ کی آیت میں موجود ہے اس میں یہ نسبت فیہ ھدی کے زیادہ مبالغہ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، صفحہ نمبر 68)

## تقویٰ کے اصل معنی

تقویٰ کے اصل معنی بُری چیزوں سے بچنے کے ہیں۔ اصل میں یہ ''وقوی'' ہے ''وقایت'' سے ماخوذ ہے۔ نابغہؔ وغیرہ کے اشعار میں بھی آیا ہے حضرت ابی بن کعب سے حضرت عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ تقویٰ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کبھی کانٹے دار راستے میں چلے ہو؟ جیسے وہاں کپڑوں کو اور جسم کو بچاتے ہو ایسے ہی گناہوں سے اچھی طرح بچنے کا نام تقویٰ ہے۔

ابن معتز شاعر کا قول ہے:

| | |
|---|---|
| خل الذنوب صغیرھا | و کبیرھا ذاک التقی |
| واصنع کماش فوق ارض | الشوک یحذر ما یری |
| لا تحقر صغیرۃ | ان الجبال من الحصی |

یعنی چھوٹے اور بڑے اور سب گناہوں کو چھوڑ دو یہی تقویٰ ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والی راہ پر چلنے والا انسان۔ چھوٹے گناہ کو بھی ہلکا نہ جانو۔ دیکھو پہاڑ کنکروں سے ہی بن جاتے ہیں۔

ابوداؤد اپنے اشعار میں فرماتے ہیں انسان اپنی تمناؤں کا پورا ہونا چاہتا ہے اور اللہ کے ارادوں پر نگاہ نہیں

رکھتا حالانکہ ہوتا وہی ہے جو اللہ کا ارادہ ہو۔ وہ اپنے دنیوی فائدے اور مال کے پیچھے پڑا ہوا ہے حالانکہ ان کا بہترین فائدہ اور عمدہ مال تقویٰ ہے ابن ماجہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی للہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سب سے عمدہ فائدہ جو انسان حاصل کرسکتا ہے وہ اللہ کا ڈر یعنی تقویٰ ہے۔ اس کے بعد نیک بیوی ہے کہ خاوند جب اس کی طرف دیکھے وہ اسے خوش کر دے اور جو حکم دے اسے بجالائے اور اگر قسم دے دے تو پوری کر دکھائے اور جب وہ موجود نہ ہو تو اس کے مال کی اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ (ابن کثیر، صفحہ نمبر 70)

## متقین کی تعریف

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں متقی وہ ہیں جو ایمان لا کر شرک سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائیں۔ ایک اور روایت میں ہے متقی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذابوں سے ڈر کر ہدایت کو نہیں چھوڑتے اور اس کی رحمت کی امید رکھ کر اس کی طرف سے جو نازل ہوا اسے سچا جانتے ہیں۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں متقی وہ ہے جو حرام سے بچے اور فرائض بجالائے۔ حضرت اعمش حضرت ابوبکر بن عباس سے سوال کرتے ہیں "متقی کون ہے" آپ یہی جواب دیتے ہیں پھر میں نے کہا "ذرا حضرت کلبی سے بھی تو دریافت کرلو" وہ کہتے ہیں متقی وہ ہیں جو کبیرہ گناہوں سے بچیں۔ اس پر دونوں کا اتفاق ہوتا ہے۔ قتادہ فرماتے ہیں متقی وہ ہے جس کا وصف اللہ تعالیٰ نے خود اس آیت کے بعد بیان فرمایا کہ الذین یومنون بالغیب... الخ امام ابن جریر فرماتے ہیں کہ یہ سب اوصاف متقیوں میں جمع ہوتے ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم فرماتے ہیں بندہ حقیقی متقی نہیں ہوسکتا جب تک کہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن میں حرج نہیں اس خوف سے کہ کہیں وہ حرج میں گرفتار نہ ہوجائے۔ امام ترمذی اسے حسن غریب کہتے ہیں۔ (ابن کثیر صفحہ نمبر 69)

## متقین کو دیدار الٰہی کا شرف

ابن ابی حاتم میں ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جبکہ لوگ ایک میدان میں قیامت کے دن روک لئے جائیں گے، اس وقت ایک پکارنے والا پکارے گا کہ متقی کہاں ہیں؟ اس آواز پر وہ کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بازو میں لے لے گا اور بے حجاب انہیں اپنے دیدار سے مشرف فرمائے گا۔

ابوعفیف نے پوچھا حضرت متقی کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو لوگ شرک اور بت پرستی سے بچیں اور اللہ کی خالص عبادت کریں اور اسی عزت کے ساتھ جنت میں پہچانے جائیں گے۔ (ابن کثیر، صفحہ نمبر 69)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں متقین کی صف میں شامل فرما کر قیامت کے دن دیدار الٰہی کا شرف عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

☆☆☆

# ماں کی خدمت..... ایک دینی فریضہ

آقائے دو عالم کی تعلیمات اور سیرت کی روشنی میں اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہر رشتے میں عزت عطا فرمائی ہے۔ ماں کا لفظ آتے ہی دل میں مسرت کی ایک لہر سی اٹھتی ہے۔ ماں خلوص ومحبت اور بے غرضی کی علامت ہے۔ اسی لئے دین نے بھی اس کا رُتبہ بلند مقرر کیا ہے۔ حضورؐ نے ہی ہمیں بتایا ہے کہ اللہ کی عبادت اور بندگی کے بعد سب سے اہم اور مقدم فرض اپنی ماں کی خدمت ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تمہاری ماں۔ اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے جواب دیا تمہاری ماں۔ کہاں پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔

اسی طرح ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا بدنصیب ہے وہ، بدنصیب ہے وہ، اسی طرح تین دفعہ فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: بدنصیب ہے وہ جس نے بڑھاپے میں اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا اور اس نے ان کی خدمت نہ کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ''انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے کیونکہ اس کی ماں نے تکلیف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھوٹا، ہم نے حکم دیا ہے کہ میرا شکر بجالا اور اپنے ماں باپ کا بھی کیونکہ تجھے میری طرف ہی لوٹنا ہے۔''

ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں آپؐ کے ہاتھ پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کرتا ہوں۔ اور اس کے اجر کا اللہ سے طلبگار رہوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے اس نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا اپنے ماں باپ کے پاس لوٹ جاو اور اُن کی خدمت کرو۔

ایک دفعہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے کیا اس میں توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ آپ نے پوچھا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے پوچھا کوئی خالہ ہے۔ اس نے کہاں، ہاں۔ تو آپؐ نے فرمایا تو جاؤ اس کی خدمت کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک صحابی اپنی ماں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں جنت کا نظارہ دیکھا اور وہاں کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کی آواز ہے۔ بتایا گیا کہ یہ وہی صحابی ہے جو اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس طرح ماں کی خدمت کا حکم دیا ہے باپ کی خدمت پر اس سے کہیں زیادہ زور دیا ہے۔

قبیلہ بنوسلمہ کے ایک شخص نے نبی کریمؐ سے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول ماں باپ کی وفات پاجانے کے بعد ان کوئی حق باقی رہتا ہے۔ جسے میں ادا کروں؟'' آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ اُن کے لئے دعا و استغفار کرو اور جو جائز وصیت وہ کر گئے ہیں ان کو پورا کرو۔

ان احادیث سے ماں کی خدمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ انسان کو دُنیا اور آخرت کی کامیابی کے لئے ماں کی خدمت بہت اہم ہے کیونکہ ماں کے قدموں تلے ہی جنت ہوتی ہے یہی ہماری سب سے بڑی کامیابی ہے۔ بڑھاپے میں خاص طور پر خیال رکھنا ازحد ضروری ہے اور اُن کی تمام ضروریات کو پورا کرنا چاہئے اور ہر طرح سے اُن کو آرام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆☆☆

# ٹھہرئیے فکرِ فردا کیجئے

ثناء اللہ علیم براہوی لاہور

معزز قارئین میں خوب جانتا ہوں آپ بہت مصروف اور بہت ہی جلدی میں ہیں۔ ارے بھائی آج کی اس تیز رفتار ترقیاتی دور میں جلدی کیسے نہیں ہوگی؟ ہوگی ضرور ہوگی۔ مگر خدارا صرف چند لمحوں کے لئے آپ اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ پھر آپ نے دنیا کے بکھیڑوں میں پڑنا ہے ہی۔ عزیز! اصل بات یہ ہے کہ آج میڈیا کی ترقی اتنے عروج پر پہنچ گئی ہے کہ دنیا کے کسی بھی مقام کی اہم یا معمولی خبر ایک گھنٹے کے اندر اندر پوری سات براعظم تک پہنچ جاتی ہے۔ ملک تو ملک بلکہ ہر کمپنی، ہر صوبہ، ہر شہر و ہر ضلع یہاں تک کہ ہر تنظیم اور ہر فرقے کے الگ الگ ویب سائیڈ روزنامے ہفت روزے، ماہنامے بلاناغہ چھپ رہے ہیں۔ آپ ملک کے کسی بھی بڑے اخبار یا جریدے کو اٹھا کر دیکھیں آپ کو یہ بات شدت کے ساتھ محسوس ہوگی کہ ہر اخبار یا رسالہ کسی نہ کسی فرقے کی نمائندگی کر رہا ہے جب بھی کسی فرقے کے متعلق کوئی مسئلہ کھڑا ہوگا تو ان کا اخبار پورے شد و مد کے ساتھ بہانگِ دھل یا دبے الفاظ میں اپنے مذہب کے حق میں اور دوسروں کی مخالفت میں مضامین شائع کرے گا۔

معزز قارئین آج کا یہ دور بظاہر مکمل سائنس کے ہاتھ میں ہے اور سائنس مکمل میڈیا کے ہاتھ میں۔ محترم و محتشم میڈیا کی طاقت تو آپ بھی خوب مانیں گے ہی۔ اب ذرا سوچئے میڈیا کی اس تیز رفتار ترقی میں ہماری جان سے بھی عزیز مسلکِ حقہ کے پاس وہ کون سا روزنامہ ہفت روزہ یا ماہنامہ ہے۔ جو حوادث و آفات کے زمانے میں صوفیہ نوربخشیہ کی بھرپور نمائندگی کرتے ہوئے ہمارے حق میں اور مخالفین کی مخالفت میں کمر بستہ ہو جائے۔ معزز بیدار معزز قارئین! ربِ کعبہ کی قسم یہاں پہنچ کر ہمارا دل لرز جاتا ہے۔ خون کے آنسو روتا ہے کہ ہماری نمائندگی کے لئے کوئی جریدہ یا اخبار نہیں۔

ماضی میں ہمیں کیسے کیسے مراحل سے گزرنا پڑا؟ دل پر ہاتھ رکھ کر ماضی کی طرف دیکھئے۔ کہ کس نے ہمارا ساتھ دیا؟ جی ہاں اگر کسی نے اس پر آشوب دور اور میڈیائی ترقی میں ہمارا ساتھ دیا ہے تو وہ صرف اور صرف نوائے صوفیہ ہے۔ جس نے ہر ہر گام پر دامے درمے، سخنے قدم قدم پر ہمارا ساتھ دیا۔ مگر اس جریدے پر بھی کیسے کیسے مظالم ڈھائے گئے کہ کبھی مضمون نگاروں کو دھمکیاں دی گئیں۔ کبھی اس کے مقابلے میں رسالے نکالے الغرض اسے ناکام بنانے کے لئے ہر حربہ آزمایا۔ مگر اس کے باوجود یہ سخت جان رسالہ اللہ کے فضل و کرم سے ہر ماہ چودھویں کے چاند کی طرح نکل کر مخالفین کا منہ چڑاتا رہا۔ اے اہلِ تصوف کے غیرت مند پیروکارو! مگر افسوس ہے تیری غیرت پر کہ اتنے بھیانک اور سخت امتحانات سے گزرنے کے باوجود بھی کہ تو ابھی تک بیدار نہیں ہوا ہے۔ اللہ نے تجھے اپنے خاص فضل و کرم سے نواز کر علم دیا مگر تجھ سے اتنی توفیق بھی نہیں ہوتی کہ اپنے رسالے کا مطالعہ کرے۔ اے ناقدرِ علم و شناس تو اپنے مسلک حقہ کی ترقی و ترویج کے لئے نوائے صوفیہ کی اشاعت میں خوب اضافہ کراؤ۔ اے نوجوانانِ نوربخشیہ آج ہم پر اس کی ترقی و ترویج کے لئے کوششیں کرنا فرض ہے۔ اور ہاں تعلیماتِ نوربخشیہ اور بزرگانِ نوربخشیہ کی حالات زندگی کو کماحقہ سمجھنے کا آج یہ سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ خدانخواستہ علم و فیض سے بھری ہوئی اس چشمے کو

کچھ ہوا تو بتایئے آپ کہاں جائیں گے؟ ہمارے مسلک کی نمائندگی کونسا رسالہ لے گا؟ اگر کوئی بڑا آفیسر یا عالم آپ کو پوچھیں کہ آپ کی تعلیمات پر مبنی کوئی رسالہ چھپتا ہے۔ وہ دے دیں تو نوائے صوفیہ کی غیر موجودگی میں بتایئے آپ کیا اٹھا کر دیں گے؟ نوائے صوفیہ دوسروں کے لئے صرف رسالہ ہے جبکہ ہمارے لئے اس میں منہاج صوفیہ نوربخشیہ کے عین مطابق تفسیر القرآن، شریعت محمدیہ، شرح حدیث، سیرت طیبہ، سیرت آئمہ، تاریخ اسلام بزرگان صوفیہ نوربخشیہ کے حالات و واقعات قدیم و جدید فقہی مسائل دینی و دنیوی خبریں الغرض جملہ ضروریات موجود ہیں۔ مخالفین کے بہت سی ایسی کارستانیاں ہیں نوائے صوفیہ نے جنھیں خاک میں ملا دیا۔ الغرض نوائے صوفیہ کی کماحقہ تعریف یا ضرورت و اہمیت کسی عالم باعمل سے ہی سنیں۔

میری آپ تمام خصوصاً مڈل پاس سے اوپر تعلیم یافتہ خواتین و حضرات سے گزارش ہے کہ خدارا بیدار ہو جائیں۔ ہر شمارہ خود خرید کر پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی اس بات کا احساس دلائیں کہ یہ ہمارا فرض ہے۔ کچھ لوگ اس کو فضول خرچی سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی نے تعلیم کے سلسلے میں اہل بلتستان کو آخری وصیت یہ کی تھی کہ حصول علم کے سوا باقی تمام امور میں قناعت گزینی اختیار کی جائے کیونکہ تعلیم کے سلسلے میں قناعت اختیار کرنا فاش غلطی ہے۔

آپ کی نصیحت کو کسی مرید نے رقم کیا ہے، چند اشعار درج ذیل ہیں۔

شرتا بچھور بث مریدان او — عرض کرد ہر یک مرادان باو
کہ یا پیر ما را وصیت بکن — زاد ناب آنام منزہ بکن
بیانج الشان دھانش کشود — زجت نصیحت بابی کشود
قناعت گزینید میازار ناس — خصوصاً باکل و شرب و لباس
دگر آنکہ ہستی بہ امر دین — نباش و مشو خوش بہ علم حلین
قناعت بہر حال اولی بود — بقانع رضا ہائی مولا بود
ولیکن بعلم رضای خدا — قناعت گزیدن باشد خطا

مفہوم شعر سے چھوربٹ تک پہلے مریدوں نے امیر کبیر سے نصیحت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کو مت ستائیں، کھانے پینے اور لباس میں خاص طور پر قناعت سے کام لیں۔ دینی معاملات میں سستی بھی نہ کریں قناعت بہت اچھی چیز ہے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے لیکن حصول علم میں قناعت بالکل خطا ہے۔

میں علماء کرام سے خصوصی طور پر گزارش کرتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ سب نوائے صوفیہ کو مختلف موضوعات پر مضامین لکھیں اگر آج آپ لوگوں نے اس عظیم قلمی جہاد سے منہ موڑ کر لاپرواہ رہے تو کل بروز حشر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ خدارا آگے بڑھیں اور ہماری رہنمائی کریں۔ اس وقت قوم کو آپ کی اشد ضرورت ہے اور کچھ جوانان کنجوسی کر کے نہیں خریدتے۔ بتایئے مہینے میں بیس روپے بچا کر آپ کونسی بلڈنگز کھڑی کریں گے؟ اور یہ تو خالص دین کا کام ہے۔ بس بہت ہوگیا اور وقت نہیں کہ انگلی چبائے سوتے رہیں۔ ضمیر کو روشن کریں دل و دماغ کو بیدار کریں اور نوائے صوفیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ جب چمن چمن گلی گلی نوائے صوفیہ کا بولا بالا ہوگا۔

اے اللہ جو تجھے پیارے ہیں، بہت پیارے ہیں اور بہت ہی پیارے ہیں ان تمام ہستیوں کی عبادت و ریاضت اور عزت و شرافت کا واسطہ نوائے صوفیہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔ آمین اور ہمارے جوانوں کو قران و سنت اور آئمہ معصومین علیہم السلام بزرگان نوربخشیہ کی تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆

# تزکیہ نفس قرآن و حدیث کے آئینے میں

سید امتیاز علی الموسوی کھرکوی

## نفس امارہ

نفس امارہ نفس کی جملہ صورتوں میں سے بدترین صورت ہے۔ جو محرک خواہشات ہونے کی وجہ سے ہمیشہ شیطان کا ساتھ دیتا ہے۔ یہ ایک بے لگام گھوڑے کے مانند ہے جسے لگام دینے کی ضرورت ہے۔ ازروئے لفظ قرآنی نفس امارہ ہمیشہ برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ ان النفس لا مارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ٥ (سورہ یوسف) نفس اور روح کا آپس میں اتفاق ناممکن ہے کیونکہ نفس فطرتاً شریر ہوتا ہے اور روح کی فطرت میں شرافت اور نیکی ہوتی ہے اور یہی نفس امارہ جسمانی ضرورتوں کی تکمیل میں بھی افراط اور بدنظمی کی ترغیب دیتا ہے۔

## نفس امارہ اور عبادات

نفس امارہ اور شیطان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ انسان اپنے رب کی عبادت سے دور رہے اور یوں اپنے آپ کو جہنم کی ایندھن بنا دے۔

سحر کے وقت اذان کی آواز کان تک پہنچتی ہے تو اٹھنے کو جی کرتا ہے لیکن یہی نفس امارہ رکاوٹ بنتا ہے اور کہتا ہے کہ ابھی سوئے رہو۔ اُسے تو گرم نرم بستروں کو چھوڑ کر مسجد کا رُخ کرنا، گہری نیند کے مزے ترک کر کے ٹھنڈا موسم میں طہارت کر کے نماز پڑھنا اور اللہ کی رضا کی خاطر بھوک پیاس اور دیگر سختیاں برداشت کرنا ناگوار گزرتا ہے۔

اس اس کشمکش میں نفس امارہ شیطان کو ملامت کرتے ہوئے فوراً اٹھے تو نماز مل گئی ورنہ نفس امارہ کے ہاتھوں اُسے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے جیسا کہ رسول اکرمؐ کی ایک حدیث یوں مروی ہے۔

"جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی میں تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے کہ اے آدم زادا! تو سویا رہ۔ تیرے لئے ابھی لمبی رات ہے۔ پس اگر وہ صبح سویرے جاگے اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت خوش اور چست رہتا ہے۔ ورنہ خبیث النفس اور سست ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، مالک، ابوداود، نسائی ابن ماجہ)۔

## بہترین جہاد

انہی حقیقتوں کے پیش نظر رسول اکرمؐ نے نفس امارہ کے خلاف معرکہ آرائی کو بہترین جہاد قرار دیتے ہوئے فرمایا: المجاھد من جاھد نفسہ (ترمذی) بروایت حضرت فضالہ بن عبید "مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے" پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ "ای الجھاد افضل" یارسول اللہ تو فرمایا "ان تجاھد نفسک فی طاعۃ اللہ" یہ کہ تو اپنے نفس کو اللہ کی بندگی کرنے پر مجبور کر۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ "جاھد اھواء کم کما تجاھدون اعداء کم" اپنی خواہشات سے اس طرح جہاد کرو جیسے اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے ہو۔ غزوہ خیبر سے مراجعت کے موقع پر فرمایا کہ

"رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر"

## تکمیل ضروریات اور نفس امارہ

انسان جسم اور روح سے مرکب ہے۔ روح ایک لطیف شے ہے جس کا تعلق عالم بالا سے ہے اور جسم ایک کثیف شے ہے جس کا تعلق عالم خاکی سے ہے۔ دونوں کے باہمی اتصال کی مدت کو زندگی کہا جاتا ہے اور جب موت واقع ہو جاتی ہے تو دونوں اپنے اپنے عالم میں واپس چلے جاتے ہیں۔ زندگی کی رونق دونوں کی مناسب نشوونما پر منحصر ہے۔ بدن اور روح دونوں کی اپنی اپنی ضروریات ہیں جن میں سے بعض فطری اور بنیادی ہیں اور ان پر حیات انسانی اور بقاء نوع انسانی کا انحصار ہے۔ انسان کی ان ضرورتوں کی وجہ سے کچھ محرکات اُبھر آتے ہیں۔ جو ان ضرورتوں کی تکمیل کے لئے انسان کو آمادہ کرتے ہیں۔

ضروریات انسانی کچھ تو حیاتیاتی ہیں جن کا تعلق انسان کے بدن میں پائے جانے والے عضویاتی اور کیمیائی توازن کے بگڑنے سے ہے مثلاً خون میں غذا کی مقدار کم ہو جاتا۔ جسم کے نسیجوں میں پانی کی کمی وغیرہ ان ضرورتوں کی بناء پر انسان کے اندر کچھ محرکات پیدا ہوتے ہیں جو اسے کھانے پینے کی طرف مائل کرتا ہے تاکہ مطلوبہ شے کی کمی پوری ہو جائے اور جسم میں سابقہ توازن بحال ہو جائے۔ یہ محرکات جسمانی ہیں بعض محرکات درج ذیل ہیں۔

بھوک، پیاس، تنفس، نیند، جسمانی دفاع، شہوت۔

انہیں بیبی خصوصیات بھی کہتے ہیں اور روح کی بھی بہت اہم ضرورتیں ہیں۔ جن سے روحانی ونفسیاتی اطمینان حاصل ہوتا ہے ضرورتیں مثلاً معرفتِ الٰہی، عبادت، ذکر وفکر طہارت ونظافت وغیرہ انہیں ملکی معرفتِ خصوصیات بھی کہا جاتا ہے۔ ان ضرورتوں کی تکمیل کے بغیر نہ جسم جسم کہلانے کے لائق ہے اور نہ روح روح کہنے کے قابل ہے مگر نفس اور شیطان یہاں بھی مکر وفریب سے کام لیتا ہے اور انسان کو ہر جائز وناجائز حربے استعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے حالانکہ اسلام کے مقرر کردہ اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے بھی ان ضرورتوں کو پورا کیا جاسکتا ہے لیکن نفس وشیطان انسان کو تھوڑی مہلت بھی نہیں دیتا۔ مثلاً بھوک اور پیاس حدود اللہ کے اندر رہ کر بھی پوری کی جاسکتی ہیں لیکن شیطان اسے حرام طریقے سے پوری کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس طرح شہوت کی تکمیل کے لئے اسلام نے نکاح کا طریقہ بتلا دیا ہے لیکن نفس وشیطان اُسے ناجائز طریقے سے پوری کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ انسان اور حیوان کی فطرت میں ایسے محرکات پائے جائیں جو انہیں اپنی ذات کی حفاظت اور نسلی بقاء کے لئے مختلف ضروری ہم آہنگ اعمال پر اُبھار سکیں۔ اس لئے کہ ان تقاضوں کو پورا کرنا فطری اور لازمی امر ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لئے اسلام انسانی بنیادی فطرتی محرکات اور تقاضوں کا انکار نہیں کرتا بلکہ اُسے جائز طریقوں سے پورا کرنے کا داعی ہے۔ اسلام میں نہ تو ایسی رہبانیت ہے جو جسمانی ضرورتوں کا مخالف ہو اور نہ ایسی بے حیائیت ہے جو کسی قید وبند کے بغیر ہر طرح کے تقاضوں کی تکمیل کی اجازت دیتا ہو۔ بس اسلام تو صرف اور صرف مادی اور روحانی ضرورتوں کی تکمیل میں توازن چاہتا ہے۔

(جاری ہے.....)

☆☆☆

# انٹرویو... سجاد حسین بلغاری جیالوجسٹ

غلام حسن حسنو

سجاد حسین بلغاری ہماری قوم کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ اخوند سلطان بلغاری کے آثار کی دریافت انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے علمی مصروفیات ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، اچھا خاصا علامتی ہے دین کا درد رکھنے کے ساتھ ساتھ شعور بھی رکھتا ہے مطالعہ بڑا وسیع ہے سائنسی ذہن رکھتا ہے۔ ذیل میں ان کا انٹرویو قارئین کی نذر کیا جارہا ہے۔

نوائے صوفیہ۔۔۔۔۔(ن):

سب سے پہلے ہم چاہتے کہ آپ اپنا تعارف کرائیں۔

سجاد حسین۔۔۔۔۔(س):

میرا نام والدین نے سجاد حسین رکھا میں محلّہ غروکھا بلغار میں پیدا ہوا۔ میں والدین کی سب سے چھوٹی نرینہ اولاد ہوں۔

ن: اپنی تعلیم سے متعلق بھی بتایئے؟

س: میں نے پرائمری بلغار میں، مڈل ڈوغنی میں، میٹرک اور ایف ایس سی سکردو میں کی ہے جبکہ بی ایس سی آنرز اور ایم ایس سی اور ایم اے انگلش کشمیر یونیورسٹی مظفرآباد سے پاس کیا ہے واضح رہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے میں کچھ زیادہ ذہین اور محنتی واقع ہوا اس لئے ہر امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کرتا رہا ہوں۔ بی ایس سی آنرز میں پوری یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن آنے پر مجھے سلور میڈل اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ ایم ایس سی میں میں نے تحقیقی کام پر 96 فیصد نمبر لے کر سابقہ ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کیا جسے اب تک کوئی نہیں توڑ سکا۔

ن: تعلیم کے بعد اپنی ملازمت سے متعلق بھی کچھ فرمایئے؟

س: میں نے کئی اداروں میں ملازمت کی ہے جن میں نیشنل لاجسٹک سیل (NLC) میں بحیثیت ٹرینی انجینئر، اسحاق شہید کیڈٹ کالج راولپنڈی میں بحیثیت لیکچرار، ریپبلک انجینئرنگ کنسلٹنٹ میں بحیثیت سائیٹ انچارج انجینئر، کیڈٹ کالج مری میں بحیثیت لیکچرار، بعد میں ہاؤس ماسٹر اور وائس پرنسپل، واپڈا میں جیالوجسٹ انجینئر، پھر وفاقی وزیر انجینئر امیر مقام صاحب کے پرنسل سکریٹری پھر اپنی خواہش پر ست پارہ ڈیم پر ریسرچ آفیسر جو 2005ء سے اب تک اسی عہدے پر کام کررہا ہوں۔

دراصل میں CSS کرنا چاہتا تھا۔ بدقسمتی سے میں ایک مضمون میں صرف 2 نمبر کی کمی سے رہ گیا اس دوران حکومت نے CSS کے امیدواروں کی عمر میں کمی کردی جس کی وجہ سے میں دوبارہ یہ امتحان نہ دے سکا۔

ن: سجاد صاحب ملازمت کے علاوہ آپ کی اور کیا

مصروفیات ہیں؟

س: کیڈٹ کالج مری میں ملازمت کے دوران مجھے یہ احساس ہوا کہ میں 24 گھنٹے جو محنت کر رہا ہوں اس سے میری ذات کے سوا میرے علاقے اور میری قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے اس وقت اس کالج میں گلگت کے عارف حیان نامی ایک طالب علم کے سوا یہاں کوئی نہ تھا۔ اس احساس کے ساتھ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک ایسا تعلیمی و تربیتی ادارہ کھولوں گا جس میں کیڈٹ کالج سے حاصل شدہ تجربے کو بروئے کار لا کر کم خرچ پر معیاری تعلیم دوں گا۔ چنانچہ میں کیڈٹ کالج چھوڑ کر سکردو آیا ایک تو اسی جذبے اور دوم جناب محمد جان آف چھلو کے اصرار پر ہم نے مشترکہ طور پر کیمبرج ماڈل پبلک سکول اینڈ کالج کے نام پر یہ ادارہ کھول دیا۔ پہلے ہمارے پاس ہوشے سے تعلق رکھنے والے دو طالب علم تھے پہلے دو سال طالب علم کم ہونے کی وجہ سے ہمیں مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا اب اللہ کے فضل و کرم سے سکول اور ہاسٹل خسارے سے نکل گئے ہیں۔

ن: آپ اس ادارے کے ذریعے کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

س: قوموں کی ترقی کا دارومدار انسانی وسائل کی ترقی پر ہے انسانی وسائل کی پائدار ترقی دراصل منظم اور معیاری تعلیم و تربیت کے ذریعے ہی ممکن ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جو ثابت شدہ تجربات اور عمل کردہ اصولوں اور ضوابط پر مبنی ہو اور جس میں زیر نگران تعلیم و تربیت کا بندوبست ہو بس ہم انہی خطوط پر کام کر رہے ہیں اور اپنی محدود وسائل کے ذریعے لامحدود مسائل سے نبرد آزما ہیں اس وقت ہم ممتاز کیڈٹ کالجوں کے طرز پر معیاری تعلیم دے رہے ہیں ساتھ ہی ہم کئی یتیم و نادار مگر ذہین بچوں میں سے بعض کو بالکل مفت اور بعض کو معمولی فیس پر تعلیم و رہائش کی سہولت مہیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم ہر طرح سے طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں تاکہ وہ مقابلے اور مسابقت کے لئے آگے بڑھیں۔

ن: سجاد صاحب آپ نے اپنے مستقبل کے لئے کیا منصوبے بنا رکھے ہیں؟

س: میں انشاء اللہ مستقبل میں کیمبرج پبلک سکول و کالج اور اس سے منسلکہ ہاسٹل کو ترقی دینے اور اسے شمالی علاقہ جات میں معیاری اور اہم تعلیمی ادارہ بنانے کے لئے کوشاں ہوں۔ انشاء اللہ یہ ادارہ اپنے لئے ایک منفرد مقام بنانے میں ضرور کامیاب ہوگا۔ میرا دوسرا منصوبہ شعبہ تصنیف و تالیف میں نمایاں کارکردگی سرانجام دینا ہے۔ میں انشاء اللہ تصوف کے بزرگوں کی گرانقدر تصانیف کو انگریزی میں تراجم کے ساتھ شائع کراؤں گا اس کے لئے میں نے اپنے کام کا آغاز کر لیا ہے۔

ن: سجاد صاحب آپ کن کن لوگوں سے زیادہ متاثر ہیں؟

س: میں بہت سے لوگوں سے متاثر ہوں تاہم آدم الاولیاء حضرت علیؑ اور غوث المتاخرین سید محمد نور بخشؒ سے بہت متاثر ہوں نوربخشی علماء میں سے علامہ محمد بشیر صاحب اور غلام حسن حسنو سے، سائنس کے میدان میں امام جعفر صادقؑ، سیاسیات میں محمد علی جناح اور فلسفہ و شاعری میں علامہ اقبال سے بہت متاثر ہوں۔

ن: نوربخشی فرد ہونے کے ناتے آپ سے سوال ہے کہ آج کے نوربخشی مجموعی حالات سے آپ کس قدر مطمئن یا غیر مطمئن ہیں؟

س: میں نوربخشی مجموعی حالات سے بالکل مطمئن ہوں اللہ کے فضل کرم سے اب گراں خوابی کا دور گزر چکا ہے اور ہم ترقی کی راہوں پر گامزن ہیں بہت کم وقت میں بہت بڑی تبدیلی رونما ہوگی ہے جو ایک خاموش انقلاب سے کسی طور کم نہیں۔

ن: ہمارے ہاں موجودہ اختلافات کے بارے میں کیا رائے ہے؟

س: ہمارے ہاں جو نام نہاد اختلافات ہیں وہ معمولی نوعیت کے لفظی اختلافات ہیں ان کی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے اس کی وجہ ایک تو بڑی سرعت سے وقوع پذیر مادی ترقی کے مقابلے میں ذہنی و روحانی ترقی سست رفتار ہے۔ جس کی وجہ سے عدم توازن ہے دوسری وجہ مختلف الخیال مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کی عدم تربیت اور لامرکزیت کی وجہ سے بھی یہ اختلافات پیدا ہوتے ہیں جو ایک عمرانی اور معاشرتی حقیقت ہے ہماری ان کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے والے اغیار کا بھی اس میں اہم کردار ہے۔ تاہم وجوہات جو بھی ہوں دیگر مکاتب فکر کے مقابلے میں مقدار و معیار دونوں لحاظ سے ہمارے اختلاف نہ ہونے کے برابر ہیں ان اختلافات سے پریشان ہونے یا شکوک و شبہات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وقت خود مرہم ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اختلافات خود ختم ہو کر رہیں گے علم و آگاہی اور سائنس و ٹیکنالوجی کے اس دور میں لوگوں کو بیوقوف بنا کر ذاتی مفادات حاصل کرنے کی تڑپ رکھنے والوں اور ذاتی دکان چمکانے والوں کو زیادہ کامیابی نہیں ہو گی بلکہ جلد یا بدیر انہیں مایوسی کے سوا کچھ نہ ملے گا جن لوگوں کو تشویش ہو وہ تقابل ادیان اور دنیا کے مذہبی تاریخ پڑھیں ان کی تشویش خود بخود ختم ہو جائے گی۔

ن: مستقبل کے مسائل سے نبٹنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

س: من حیثیت القوم ہمیں ہوشیار اور بیدار رہ کر اپنے رویوں میں تبدیلی کے ذریعے منفی حالات کا مقابلہ کرنا ضروری ہے الفاظ سے زیادہ اعمال و افعال کے ذریعے حق و سچائی کی تبلیغ اور اختلافات کا توڑ مؤثر طور پر کرنا ہوگا۔ زور بازو سے کی جانے والی تبلیغ اور کوشش مؤثر و دیرپا نہیں ہوگی ائمہ اطہار اور صوفیائے کرام کے روشن اور مقدس تعلیمات پر چ

معنوں میں عمل پیرا ہونا ہوگا سب سے اہم کام یہ ہے کہ ان کی موتی جیسی کتابوں کو عصر حاضر کی زبانوں میں تراجم کرنا ہوگا۔

ساتھ ہی ہمیں شاعر مشرق کے ان افکار پر عمل کرنا ہوگا۔

کہتا ہے زمانے سے یہ درویش جوان مرد
جاتا ہے جدھر بندہ حق تو بھی ادھر جا
میں کشتی و ملاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تو بھی گزر جا

ل: آپ نوائے صوفیہ کے توسط سے قوم کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

س: قوم کے لیڈروں کو میرا یہ پیغام ہے۔

لائق ہیں اس قوم کے لیڈر سارے
جو سکھاتے ہیں قوم کو تعلیم کے سہارے
دیتے ہیں آگہی نسل نو کو ہمارے
لاتے ہیں گویا توڑ کر آسمان سے تارے
ہمت کو کبھی بھی نہیں وہ ہارے!
موڑتے ہیں جو وقت کے بروقت دھارے

نوجوانان کے لئے میرا یہ پیغام ہے۔

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

عوام کو یہ پیغام ہے۔

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

☆☆☆

## رہنمائی طلباء و طالبات

تحریر: مہدی علی ربانی

عزیز طلباء و طالبات! پچھلے شمارے میں ہم تعلیم کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کر چکے ہیں امید ہے آپ لوگوں نے اس سے استفادہ کیا ہوگا۔ آپ لوگوں نے یہ سوچ لیا ہوگا کہ میں نے مستقبل میں کیا بننا ہے اور میری منزل تک پہنچنے کے لئے مجھے کون سا شعبہ اختیار کرنا ہے ابھی اگست کا مہینہ عروج پر ہے۔ میٹرک سے گریجویشن تک کے طلباء و طالبات امتحانات سے فارغ ہو کر گرمیوں کی چھٹیاں منا رہے ہوں گے ساتھ ہی اسی چہل پہل کے دوران آپ کے مستقبل کے دروازے بھی کھل گئے ہیں یعنی تمام تعلیمی اداروں میں داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ گرمیوں کی چھٹیاں گزارتے ہوئے یہ نہ بھولیے گا کہ مجھے بڑا آدمی بننا ہے۔ بڑا آدمی بننے کے لئے بڑے کام کرنے پڑتے ہیں یعنی آپ کو گرمیوں کی چھٹیوں کا کچھ حصہ قربان کرنا ہوگا۔ گاؤں کی پر کیف فضا کو چھوڑ کو شہر کی حبس زدہ ماحول میں آنا ہوگا۔

میٹرک کے فارغ شدہ طلباء و طالبات! آپ لوگ یاد رکھیے کہ ملک کے بیشتر تعلیمی اداروں میں انٹرمیڈیٹ

یعنی ایف ایس سی، ایف اے، آئی کام، آئی سی ایس، ڈی بی اے وغیرہ کے داخلے کی آخری تاریخ 31 جولائی ہے۔ البتہ چند تعلیمی اداروں میں اس کی مدت 15 سے 20 اگست تک بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن یاد رکھیے آپ کو 31 جولائی سے پہلے پہلے اپنے مستقبل کا تعلیمی ادارہ چن لینا چاہیے۔ اگر آپ کے نتائج آ چکے ہوں اور آپ پاس ہو گئے ہوں تو بہت خوب۔ لیکن اگر آپ کے نتائج ابھی برآمد نہیں بھی ہوئے ہوں تو آپ کو اپنی متعلقہ تعلیمی ادارے کے ہیڈ ماسٹر سے HOPE CERTIFICATE یعنی پاس ہونے کی گارنٹی (اگر آپ پر امید ہوں تو) لے کر داخلے کے لئے نکل جانا چاہیے۔ عموماً ہمارے شمالی علاقہ جات میں قراقرم یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات کے نتائج دیر سے آتے ہیں اس وقت تک ملک کے دیگر علاقوں میں داخلے بند ہو چکے ہوتے ہیں۔ لہذا جو طلبا و طالبات قراقرم یونیورسٹی کے زیر اہتمام امتحان دے چکے ہوں اور اچھی تعلیم کے لئے شہروں کا رخ کرنا چاہتے ہوں تو انہیں Hope Certificate کے ساتھ داخلے کے لئے نکل جانا چاہیے۔

گزشتہ شمارے میں بھی ہم عرض کر چکے ہیں کہ انٹرمیڈیٹ ہماری تعلیمی میدان میں ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے مضامین کے انتخاب میں آپ کو کافی احتیاط کے ساتھ کام لینا چاہیے اپنی مستقبل کے منزل کو سامنے رکھ کر اس کے مطابق اپنی مضامین کا انتخاب کیجئے تاکہ آگے جا کر آپ کا تعلیمی کیریئر بے ربط نہ رہے۔ اس لئے آپ اپنی اساتذہ کرام اور معاشرے کے پڑھے لکھے طبقے سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور آپ چاہے تو ہماری خدمات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

### انٹرمیڈیٹ کے فارغ شدہ طلباء و طالبات!

عزیز طلباء و طالبات آپ کو یہ بات معلوم ہوگی کہ ترقی یافتہ ممالک میں گریجویشن کا کورس عموماً 3 یا 4 سال کا ہوتا ہے جسے آنرز ڈگری کہا جاتا ہے جبکہ ہمارے ملک میں دو سالہ گریجویشن کا جو سسٹم رائج ہے جو باقی دنیا میں قابل قبول نہیں یعنی آپ پاکستانی 2 سالہ گریجویشن کے بعد ترقی یافتہ ممالک حتیٰ کہ پاکستان کے بھی چند اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ماسٹرز کے لئے درخواست نہیں دے سکتے۔ عموماً ہمارے ملک میں 2 سالہ گریجویشن سسٹم میں بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے کورسز شامل ہیں جبکہ 3 یا 4 سالہ پروگرام میں بی بی اے، بی ایس، بی ایس سی آنرز، بی اے آنرز اور دیگر مختلف کورسز شامل ہیں۔

یہاں دلچسپی کی ایک بات یہ ہے کہ جو طالب علم آنرز ڈگری حاصل کرے گا۔ وہ HEC (ہائیر ایجوکیشن کمیشن) کے مطابق Simple طریقے سے ماسٹرز کرنے والے کے برابر ہوگا۔ یعنی جو طالب علم بی اے آنرز کرے گا جس کا دورانیہ 3 یا 4 سال ہوتا ہے۔ اس کی تعلیم اس ایم اے کے برابر ہوگا۔ جو 2 سال میں بی اے اور دوسرے 2 سال میں ایم اے کرتا ہے۔ ایک اندیشہ یہ بھی ہے کہ آئندہ تین چار سالوں میں 2 سالہ گریجویشن سسٹم کی کوئی قدر نہیں رہے گی۔ لہذا اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ کون سا راہ اختیار کرے گا۔

ڈیئر گریجویٹس! عملی زندگی کے ابتدائی مراحل میں آپ کے پاس دو چیزیں ہوں تو کوئی شخص آپ کو ہرا نہیں سکتا۔ ایک یہ کہ آپ میں اتنی قابلیت ہو کہ آپ مدمقابل پر حاوی ہوسکیں دوسرا آپ کا تعلیمی پس منظر ایسا ہو کہ

Employer کی نظر میں آ جائے۔ جس میں آپ کا تعلیمی ادارہ خصوصاً جہاں سے آپ نے ماسٹرز کیا ہو بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہذا کسی بھی ادارے میں ماسٹرز پروگرامز میں ایڈمیشن لیتے وقت اس ادارے کے بارے میں ضروری معلومات مثلاً HEC کی طرف سے تسلیم شدہ ہے یا نہیں۔ University Ranking میں اس کی کیا پوزیشن ہے اور Market Rappo وغیرہ کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ لہذا ہماری طلباء و طالبات سے یہی مشورہ ہے کہ کسی بھی ادارے میں داخلہ لینے سے پہلے ضروری معلومات حاصل کر لیں تا کہ بعد میں پریشانی کا باعث نہ بنے۔

مندرجہ بالا مضمون کے متعلق اپنی آراء، مشورے اور تفصیلات کے لئے آپ ہمیں nyf_Islamabad @ yahoo. com پر ای میل کر سکتے ہیں اور خط لکھنے کے لئے ہمارا پتہ ہے NYF اسلام آباد جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلی نمبر 40، سیکٹر G- 7/4 اسلام آباد پاکستان۔

☆☆☆

# اقوالِ زریں

تحریر: حامد علی درانی یوچنگوی

☆ خوشامد اور تعریف شیطان کا نہایت مضبوط داؤ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے قناعت پسند دل سے مانگو یہ بڑی نعمت ہے۔

☆ انسان کی عظمت کرامات میں نہیں کردار کی صفائی میں ہے۔

☆ اکثر لوگ بہت علم رکھتے ہیں مگر تھوڑے یقین کے محتاج ہوتے ہیں۔

☆ دشمن سے بھلائی کی توقع قوموں کی سب سے بڑی بدبختی ہے۔

☆ جس نے دشمن کو دشمن نہ سمجھا وہ ذلیل بھی ہوا اور خوار بھی۔

☆ غلامی کے کتنے ہی حسین نام رکھے جائیں وہ بہرحال غلامی ہے۔

☆ تیرے دشمن نے ایک بار جیسے کیا دوسری بار بھی ویسے ہی کرے گا۔

☆ شہادت اللہ کی رحمت دین کی زینت ملک کی عزت اور دشمن کے لئے ہیبت ہے۔

☆ دشمن سے صلح کی تمنا و آرزو مُردوں کا ہتھیار ہے۔

☆ تاریخ ساز لمحے بے حد مختصر ہوتے ہیں۔

☆ عادت یا تو بہترین غلام ہوتی ہے یا بدترین آقا۔

☆ قومیں غریبی سے نہیں مگر بے ضمیری سے مرتی ہیں۔

☆ نیکی کا نا مناسب استعمال اسے بدی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

☆ جس نے شکست بھلا دی وہ آزادی سے محروم ہو گیا۔

☆ نصیحت کرنا آسان اور حل بتانا مشکل ہے۔

☆ اللہ کا دشمن کسی انسان کا دوست نہیں ہو سکتا۔

☆ منافق میدان سے دُور بھاگ کر دھمکیاں دیتا ہے۔

☆ دشمن سے ہمیشہ ہوشیار رہو اور دوست سے اُس وقت جب وہ خوشامد کرنے لگے۔

☆ آزادی جس قیمت پر ملے خرید لو۔

☆ موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام برائیوں کی دوا ہے۔

☆ موت کی پروا نہ کرنے والے دھمکیوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

☆ مغرور کو اعلیٰ مراتب مل جائیں تو اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں ہوتا۔

☆ غرور ایسا گناہ ہے جس کی سزا فوراً مل جاتی ہے۔

☆ اللہ کی قربت کا نزدیک ترین راستہ عاجزی ہے۔

☆☆☆

# قرآنی معلومات

تحریر: شکور علی چیلوی، مقیم کراچی

1- قرآن پاک میں تیس پارے ہیں۔
2- قرآن پاک میں 6666 آیات مبارکہ ہیں۔
3- قرآن پاک میں سب سے بڑی سورت سورۃ البقرہ ہے۔
4- قرآن پاک میں سب سے چھوٹی سورت سورۃ الکوثر ہے۔
5- قرآن پاک میں لفظ محمد صرف 4 مرتبہ آیا ہے۔
6- قرآن پاک کا دل سورۃ یٰسین ہے۔
7- قرآن پاک کی دلہن سورۃ رحمٰن ہے۔
8- قرآن پاک میں 7 منزلیں ہیں۔
9- قرآن پاک کی سورۃ اخلاص میں صرف ایک زیر آیا ہے۔
10- قرآن پاک میں لفظ الف زیادہ بار استعمال ہوا ہے۔
11- قرآن پاک میں سب سے نافرمان قوم بنی اسرائیل کو کہا گیا ہے۔
12- قرآن پاک میں پیغمبروں میں سب سے زیادہ ذکر حضرت موسیٰؑ کا ہے۔
13- قرآن پاک میں چھبیس (26) نبیوں کے نام آئیں ہیں۔
14- قرآن پاک میں چھے نبیوں کے نام پر سورتیں آئی ہیں۔
15- قرآن پاک میں صرف ایک صحابی رسولؐ (حضرت زیدؓ) کا نام آیا ہے۔
16- قرآن پاک میں 700 جگہ پر نماز کی تائید کی گئی ہے۔
17- قرآن پاک میں 114 سورتیں ہیں۔
18- قرآن پاک میں 13 غزوات کا ذکر آیا ہے۔
19- قرآن پاک میں 86 مکی اور 28 مدنی سورتیں ہیں۔
20- قرآن پاک میں 150 مرتبہ خیرات کا ذکر آیا ہے۔
21- قرآن پاک میں 14 سجدے ہیں۔
22- قرآن پاک میں اللہ کا نام 2697 مرتبہ آیا ہے۔
23- قرآن پاک کا موضوع انسان ہے۔
24- قرآن پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔
25- قرآن پاک کی پہلی سورت سورۃ فاتحہ ہے۔

☆☆☆

# دُنیائے تصوف کی خبریں

ذاکر حسین NYF اسلام آباد

## امیر آباد چھوربٹ میں مجلس عزاء

گزشتہ دنوں خانقاہ معلی امیر آباد چھوربٹ ایک مجلس عزا بسلسہ شہادت حضرت امام حسن منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پیش امام وخطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ امیر آباد اخوند محمد یوسف نے حضرت امام حسن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور آپ کی زندگی کو امت محمدیہ کے لئے مشعل راہ قرار دیا اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ (گلزار حسین، نمائندہ چھوربٹ)

☆☆☆

## انتقال پُر ملال

عظیم دینی خادم و عالم جناب اخوند محمد ابراہیم طویل علالت کے بعد اپنے آبائی گاؤں خپلو میں انتقال کر گئے۔ آپ ایک اعتدال پسند عالم تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی مسلک نوربخشیہ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ آپ جامعہ اسلامیہ نوربخشیہ خپلو کے صدر مدرس تھے۔ آپ کی موت عالم نوربخشیہ کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

## الحرکۃ الفتوۃ النوربخشیہ کا تعزیتی اجلاس

نوجوان عالم غلام رسول سلترووی کے اچانک انتقال پر الحرکۃ الفتوۃ النوربخشیہ کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں تنظیم کے صدر اے ایس شگری صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جناب صوفی صاحب کی خدمات کو خوب سراہا اور مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا اور مرحوم کی مغفرت کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔ (رپورٹ: این حسن نوری خپلوی، جنرل سیکرٹری)

☆☆☆

## مبارکباد

ہم نوجوانان نوربخشیہ سینو مقیم لاہور جید عالم دین آغا سید ناصر حسین الموسوی میر واعظ خانقاہ معلی سینو کو گریڈ 14 میں ترقی پانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (فیاض حسین فیضی، منہاج یونیورسٹی لاہور)

☆☆☆

## انتقال پُر ملال

گزشتہ دنوں چھوربٹ امیر آباد کے صوفی بزرگ اور معروف عالم دین اور امام جمعہ و جماعت جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اخوند موسیٰ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم صاف گو، مخلص اور انتہائی نرم مزاج کے شخص تھے آپ کو عربی، فارسی اور دینی علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ آپ نے دینی علوم کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نہ صرف گھر میں دینی تعلیم دیتے تھے بلکہ آپ نے امیر آباد مدرسہ میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیتے تھے۔ آپ کی وفات ایک بڑا سانحہ

ہونے کے ساتھ ساتھ صوفیہ نوربخشیہ کے لئے ایک بڑا نقصان اور خلا ہے آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے برسوں پُر نہیں کیا جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

## حسن آباد چھوربٹ میں عید میلاد النبیؐ

14 اپریل 2007ء کو حسن آباد میں عید میلاد النبیؐ کی تقریب ہوئی۔ اس تقریب میں فیض بخش پبلک سکول حسن آباد اور لوئر ہائی سکول حسن آباد کے بچوں کے درمیان نعتیہ، تقریری اور کوئز مقابلے ہوئے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی VEC چیئرمین فدا حسین صاحب اور صدرِ محفل اخوند عبدالصمد صاحب تھے۔ نعتیہ مقابلے میں فیض بخش سکول کے حسنین علی نے پہلی، لوئر مڈل سکول کی صغریٰ نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ تقریری مقابلے میں خورشید عالم اور محمد ہارون نے فیض بخش کی طرف سے پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی جبکہ کوئز مقابلے برابر رہے۔

آخر میں صدرِ محفل اور مہمان خصوصی نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اخوند عبدالصمد نے عید میلاد النبیؐ پر سب کو مبارکباد پیش کی اور اس دن کی اہمیت کو بیان کیا۔ (فریدہ بتول، حسن آباد چھوربٹ)

☆☆☆

## روضۂ حضرت امام حسن عسکری میں دھماکہ اور ملعون شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے پر ادارہ نوائے صوفیہ کا شدید احتجاج

حال ہی میں حکومت برطانیہ نے بدنام زمانہ گستاخ رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دیا ہے جس پر پورے عالم اسلام میں رنج والم کی لہر دوڑ گئی۔ سلمان رشدی کی کوئی علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات نہیں جس کی بناء پر اسے سر کا خطاب دیا جائے بلکہ یہ حکومت برطانیہ کی اسلام دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ دُنیا بھر کے مسلمانوں نے اس امر پر احتجاج کیا ہے اور ادارہ نوائے صوفیہ بھی اس فعل قبیح پر انتہائی مذمت اور احتجاج کرتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اس خطاب کو فوراً واپس لیا جائے اور عالم اسلام سے معافی مانگی جائے۔ اس کے علاوہ عراق کے شہر سامرہ میں حضرت امام حسن عسکریؑ کے روضہ مبارک پر بم دھماکے کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں اس دھماکہ سے روضہ کے دو مینار شہید ہو گئے تھے۔ مساجد اور مقامات مقدسہ میں بم دھماکے اسلام دشمنی اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیلانے کی غرض سے کئے جاتے ہیں ہمیں اسلام دشمن عناصر کی حرکتوں پر کڑی نظر رکھنی چاہئے۔ (ادارہ)

☆☆☆

## براہ پائین میں معروف ''سکلی مسجد'' کی تقریب افتتاح

مورخہ 28 جون 2007ء کو براہ پائین کے محلہ ہل فیوق میں حال ہی میں تعمیر کی گئی مسجد کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب انتہائی سادہ اور پُر نور تھی۔ محترم علامہ محمد بشیر کی زیر قیادت علمائے کرام نے قرآن خوانی کی اور علامہ موصوف کے زیرِ امامت ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے مسجد کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ براہ پائین میں محلہ ہل فیوق کے تقریباً ساٹھ کے قریب

گھرانے اپنی پنجگانہ نماز اس مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ تاہم جمعہ اور عیدین اور دیگر اہم مواقع کی عبادات تمام اہل نوربخشی خانقاہ معلی براہ پائین واقع محلہ کھر فوق میں بجالاتے ہیں۔ محلہ ہل فوق کے یہ ساٹھ گھرانوں کے افراد پہلے تو ایک ایسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے جس کے تین منزلوں میں سے پہلی اور تیسری منزل اہل سنت والوں کی تھی جبکہ دوسری منزل نوربخشیوں کی تھی ابتدا میں براہ پائین کی پوری آبادی نوربخشی تھے تو اس وقت یہ دو منزلہ مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ لوگوں نے سنی مذہب اختیار کیا جیسا کہ یہ عمل بلتستان کے اکثر علاقوں میں ہوا ہے۔ تو اس وقت کے بزرگوں نے مسجد کو تقسیم کرتے ہوئے اہل سنت کے پیروکاروں کو پہلی منزل دے دی جو کہ زیرِ زمین تھی جسے ہماری زبان میں فیق کھوژو کہا جاتا ہے اور دوسری منزل نوربخشیوں نے اپنے قبضے میں رکھی۔ اہل سنت والوں نے بڑھتی آبادی کے سبب بیرونی امداد سے تیسری منزل بنا ڈالی۔ یوں دونوں مکاتب فکر کے لوگ پرامن ہو کر برادرانہ ماحول میں اپنے اپنے اعمال بجالاتے رہے۔ تاہم گزشتہ چند سالوں میں جس طرح ملک کے کونے کونے میں دہشتگری کی لعنت نے جنم لیا اس نے ہمارے اس پرامن بستی کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اس مسجد پر اذان دینے کے لئے نوربخشیوں کے پاس لاؤڈ سپیکر نہیں تھا جبکہ اہل سنت لاؤڈ سپیکر پر اذان دیتے تھے۔ گزشتہ جنوری میں نوربخشیوں نے بھی لاؤڈ سپیکر نصب کرانا چاہا تو اہل سنت کے چند تنگ نظر افراد نے بالائی منزل پر سپیکر کا پول نصب کرنے نہیں دیا اور بعض شرپسند عناصر نے ہماری اذان کے متعلق بھی لغو گوئیاں کیں جس پر علاقے میں کشیدگی کی فضا پھیل گئی۔ نوربخشیوں نے اہل سنت والوں کی اس ہٹ دھرمی کے خلاف جلوس نکالے اور معاملہ حکام بالا تک پہنچایا۔ حکام بالا خصوصاً علاقے میں موجود خفیہ اداروں کے سربراہ نے دلچسپی لیتے ہوئے اس مسئلے کو حل کرنے میں کافی مدد کی جس کا پورا علاقہ ان کا شکرگزار ہے۔ باہمی صلح کے تحت مسجد کے تبادلے کا قیام عمل میں لانے کا فیصلہ ہوا۔ جس میں کہا گیا کہ جو فرقہ اس پرانی مسجد میں رہنا چاہے وہ دوسری فرقے کے لئے زمین اور تعمیری اخراجات ادا کرے۔ اہل نوربخشیہ نے نئی جگہ پر مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ مستقبل میں بھی پرانی مسجد کے گردونواح میں توسیع کا کام تقریباً ناممکن تھا اور دوسری وجہ یہ کہ نئی جگہ جس کا انتخاب ہوا تھا وہ بالکل موزوں تھا۔ اس طرح ثالثوں نے نوربخشیوں کو 30 جون تک مسجد کی تعمیر مکمل کرکے پرانی مسجد کو خالی کرانے کا کہا جو کہ اہل نوربخشیوں نے 28 جون کو مکمل کرلیا ہے۔ (رپورٹ: مہدی علی ربانی براہ پائین)

☆☆☆

## احتجاجی ریلی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن خپلو کے زیرِ اہتمام ملعون سلمان رشدی کو برطانوی حکومت کی جانب سے سر کا خطاب دینے کے خلاف ایک احتجاجی ریلی نکالی۔ بعد از نماز جمعہ خانقاہ معلی چھجن، خانقاہ معلی باقرپی گوند اور مرکزی خانقاہ سے احتجاجی ریلی نکالی گئی ریلی کی قیادت فخر علماء مفتی محمد عبداللہ اور چیئرمین بلدیہ محمد یوسف کر رہے تھے۔ ریلی کے شرکاء نے ہاتھوں میں بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر برطانیہ مردہ باد، گستاخ رسول سے سر کا خطاب واپس لو کے نعرے درج تھے۔ سلمان رشدی اسلام کا شیطان کے نعرے لگاتے ہوئے

بازار یونین جرنلسٹس کے افسر کے سامنے جمع ہوئے اور مقررین نے خطاب کیا۔ چیئرمین محمد یوسف نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اتنی بڑی ریلی کا اہتمام کیا ہے اس کو میں داد دیتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا ملعون سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے کر برطانیہ نے عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچائی ہے برطانوی حکومت کے اس اقدام کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ مولوی عبدالسلام نے اپنے خطاب میں کہا مسلمانوں کے آپس میں نااتفاقی دیکھ کر یورپی ممالک عالم اسلام کے اندر طرح طرح کے انتشار پھیلا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کمزوری کو دیکھ کر یہ ممالک ایسی بے ہودہ حرکتیں کر رہے ہیں اس وقت عالم اسلام متحد ہو کر ان کے خلاف صف آرا ہونے کی ضرورت ہے اہوں نے کہا حکومت برطانیہ فوری طور پر معلون رشدی سے سر کا خطاب واپس لے کر عالم اسلام سے معافی مانگیں۔ مفتی محمد عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج انتہائی افسوس کا مقام ہے۔ حکومت برطانیہ نے سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلاہ یہ اقدام برطانوی حکومت کی طرف سے عالم اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ اس وقت عالم اسلام کو اتفاق اور اتحاد کی ضرورت ہے ہم برطانوی حکومت کے اس اقدام کی سختی سے مذمت کرتے ہیں اور حکومتِ برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ سلمان رشدی سے سر کا خطاب واپس لے کر عالم اسلام سے معافی مانگے اور کہا کہ سلمان رشدی واجب القتل ہے۔ مولانا محسن علی صدر انجمن نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن نے اپنے خطاب میں کہا آج عالم اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی ضرورت ہے۔ سلمان رشدی کو حکومت برطانیہ نے سر کا خطاب دے کر اسلام دشمنی کے ثبوت دیا ہے۔ برطانیہ نے سر کا خطاب دے کر عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے میں تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ریلی میں شرکت کر کے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

☆☆☆

## معروف سماجی شخصیت فاچو عبدالقدوس انتقال کر گئے

فاچو عبدالقدوس مرحوم کافی عرصے سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔ علاج کے لئے وہ راولپنڈی، اسلام آباد اور لاہور بھی گئے۔ گاؤں واپسی کے چار ماہ بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی آپ کو اپنے آبائی گاؤں چھچھی چھومیک کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ آپ نے 21 سال فوج میں دخرات سرانجام دیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔
آپ دو مرتبہ 1989ء سے 1999ء تک بلا مقابلہ میونسپل کمیٹی خپلو کے وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔ آپ نے خپلو کی تعمیر و ترقی کے لئے کافی کام کیے۔

☆☆☆

## اظہارِ تشکر

میں ان تمام حضرات کا بذریعہ نوائے صوفیہ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے والد فاچو عبدالقدوس کے انتقال

پر تعزیت کے لئے اپنی اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر گھر تشریف لائے اور اندرون و بیرون ملک سے خطوط، ٹیلی فون اور اخبارات کے ذریعے تعزیت کی۔ (حوالدار فاچو غلام عباس وسوگواران خپلو بچھی گونگمہ بھٹونگ)

☆☆☆

## جامعہ اسلامیہ نوربخشیہ بچھی خپلو کا سالانہ اجلاس

جامعہ اسلامیہ نوربخشیہ بچھی کا سالانہ اجلاس ڈاکٹر محمد اسماعیل ذبیح کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں بابو رضا بگٹی کو جنرل سیکرٹری اور اخون محمد حسن کو صدر منتخب کیا۔ بابو محمد رضا بگٹی نے شرکائے اجلاس کو جامعہ کی کارکردگی کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ ساتھ ہی تمام ممبران سے اپیل کی کہ دوسرے اجلاس میں جامعہ ہذا کے چندے کو بہتر انداز میں جمع کر کے خزانچی کے پاس جمع کروا کر رسید حاصل کریں۔ محمد اسحاق منیجر مائیکرو فنانس بنک خپلو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جامعہ ہذا کے اساتذہ کرام کی کارکردگی کو سراہا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ شرکائے اجلاس نے چیئرمین زکوۃ کمیٹی ضلع گانچھے جناب بہادر علی سالک کا جامعہ کے لئے بروقت فنڈز کا اجراء کرانے پر شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا کہ آئندہ بھی زکواۃ فنڈز کا اجراء یقینی بنایا جائے۔ اجلاس میں اخون محمد تقی صاحب کو جامعہ ہذا کا صدر معلم مقرر کیا۔ آخر میں اخون محمد ابراہیم مرحوم اور شجاع علی شجاع مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی بھی ہوئی۔ (رپورٹ: شمیم رضا بگٹی نمائندہ خپلو)

☆☆☆

## اخوند محمد حسن کاشف کی تالیف کردہ کتاب مجذوب بلتستان کی تقریب رونمائی

گزشتہ دنوں (BHEF) کے زیر اہتمام اخوند محمد حسین کاشف کی تالیف کردہ کتاب مجذوب بلتستان کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی چیئرمین محمد یوسف تھے جبکہ مفتی عبداللہ صاحب نے صدارت کی۔ اس کے علاوہ تقریب میں ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن محمد عابدین، مولانا محسن علی معروف سکالر غلام حسن حسنو، حاجی محمد سلیم اور مصنف اخوند محمد حسین کاشف شامل تھے اس کے علاوہ لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

تقریب کے مہمان خصوصی چیئرمین محمد یوسف نے اپنے خطاب میں کہا کہ بادوا محمد کی وفات کو کئی عشرے گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک علاقے کے لوگوں کے دلوں میں بس رہے ہیں۔ اب اس کتاب کی اشاعت کے ذریعے انہیں زندہ جاوید کر دیا ہے انہوں نے بادوا کے چند واقعات بھی بیان کئے اس کتاب کی اشاعت کے بعد اس کے پڑھنے والوں کو بادوا کے حالات زندگی سے آگاہی ملے گی۔ انہوں نے مجذوب بلتستان کی اشاعت پر مصنف کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے اسے ایک نیک قدم قرار دیا۔ ممتاز ادیب وشاعر فرمان علی خیال نے کابینہ اور اراکین کی جانب سے بادوا ہیلتھ اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی علمی اور رفاہی خدمات کو سراہتے ہوئے بادوا فاؤنڈیشن کو خراج تحسین پیش کی اور مجذوب بلتستان کی اشاعت پر مصنف اور فاؤنڈیشن کو مبارک باد دی۔ تقریب کے صدر مفتی محمد عبداللہ صاحب نے کتاب کی اشاعت پر

اخوند محمد حسین کاشف کو مبارکباد دی انہوں نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں آئمہ کرام اور صوفیہ کرام کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ان عظیم ہستیوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی اور بابا دوا کی ہمہ جہت اور سحر انگیز شخصیت کے حالات زندگی اور افکار کو منظر عام پر لانے پر خراج تحسین پیش کیا۔

☆☆☆

## اطلاع عام

میں عرصہ 1997ء سے 2001ء تک VCC ہوشے ضلع گانچھے بلتستان کا صدر رہا اس دوران ہوشے کے عوام کے مالیاتی لین دین میرے پاس رہے جو کہ میں نے جملہ ہوشے کے عوام کی موجودگی میں مورخہ 20 جنوری 2007ء کو موجودہ صدر جناب انور کے حوالے کئے ہیں۔

تفصیل درج ذیل ہے۔

نقد عوامی پیسے جو میرے پاس تھے.......Rs.5,94,000/-

TDR کی شکل میں تھے.............Rs.3,48,000/-

کل رقم:.................Rs.9,42,000/-

غریبوں میں تقسیم کئے.................Rs.10,000/-

منافع کی شکل میں دیئے.............Rs.4,39,128/-

کل رقم:.................Rs.13,91,138/-

یہ معلومات برائے اطلاع دی جارہی ہیں۔

(منجانب: حاجی ابراہیم ولد یمن ہوشے جائنہ سٹور بے نظیر چوک سکردو)

☆☆☆

## قارئین کے خطوط

ذاکر حسین NYF، اسلام آباد

☆ السلام علیکم میں نوائے صوفیہ کی تسلسل کے ساتھ اشاعت پر تمام اراکین نوائے صوفیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اس کی بروقت اشاعت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سکو اس اشاعتی مشن کو تاقیامت جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (محمد اسماعیل کریسی سکردو)

☆ میں نوائے صوفیہ کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتا ہوں یہ ایک روحانی، علمی بزرگان دین کی حیات مبارکہ کا عکاس اور مذہب نوربخشیہ کی پہچان اور اندھیرے میں روشنی کی مانند ہے اس کو پڑھے بغیر دل کو سکون حاصل نہیں ہوتا لیکن بروقت شائع نہیں ہونے کی وجہ مایوسی ہوتی ہے۔ (گلزار حسین ٹیچر قائد ملت پبلک سکول امیرآباد چھوربٹ)

☆ نوائے صوفیہ مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے میں نوائے صوفیہ کا مستقل طور پر مطالعہ کرتا ہوں یہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے۔ (محمد اسلم چنڈو تھلے)

☆ میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں شمارہ نمبر 93 میں ایک مضمون بلتستان کی مذہبی تاریخ بہت پسند آیا نوائے صوفیہ واحد رسالہ ہے جسے جو نوربخشی عوام بڑے شوق سے

پڑھتے ہیں اور یہی واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم بزرگان دین کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ (لیاقت علی کریمی متعلم وفاقی ادارہ یونیورسٹی کراچی)

☆ السلام علیکم۔ پہلی مرتبہ نوائے صوفیہ پڑھنے کا موقع ملا پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ تمام مضامین بہت اچھے تھے اس کو پڑھ کر دل کو سکون حاصل ہوا میں بھی اس کار خیر میں جگہ بنانے کے لئے کاپی اور قلم اٹھا رہا ہوں امید ہے اس ننھے قلم کار کی حوصلہ افزائی ضرور کریں گے۔ (صابر حسین، ڈگری کالج سکردو)

☆ السلام علیکم۔ میرا یہ پسندیدہ رسالہ ہے۔ یہ رسالہ نہ صرف مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے لئے ہے بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے کافی معلوماتی رسالہ ہے آپ کے مسائل اور اُن کا حل جو ہم جیسے طالب علموں کے لئے ظلم میں افاقہ ہونے کا وسیلہ ہے۔ (طالب علم ذاکر حسین ربانی ہری مونپی گوند چلو)

☆ السلام علیکم۔ یوں تو نوائے صوفیہ کا ہر شمارہ معیاری ہے اور ملت صوفیہ نوربخشیہ کی ترجمانی کر رہا ہے شمارہ نمبر 93 بہت معیاری پایا خصوصاً تفکر و تذکر۔ تعلیم اور خواتین کی ذمہ داریاں۔ عداوت شیطان بہت معیاری تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قلم کو مزید لکھنے کی ہمت عطا فرمائے۔ (غلام حسین چلو پائین)

☆ السلام علیکم۔ میں نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں ایک شمارے کے بعد دوسرے شمارے کا شدت سے انتظار کرتا ہوں اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں۔ میری طرف سے ملت صوفیہ نوربخشیہ کے فوجی جوانوں اور بیرون ملک میں رہنے والے اہل تصوف کو خلوص بھرا سلام۔

(الیاس منذوق یونیورسٹی آف کراچی)

☆ السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ کے لئے یہ میرا پہلا خط ہے میں نوائے صوفیہ کا بہت شوق سے مطالعہ کرتا ہوں یہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے اس سے بہت سے دینی معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ (ظفر علی براہ پائین گون)

☆ السلام علیکم۔ بندہ ناچیز کی دیرینہ خواہش تھی کہ نوائے صوفیہ کے لئے مضمون ارسال کروں لہذا ایک مضمون ارسال خدمت ہے اور مزید مضامین بھی ارسال کرتا رہوں گا۔ (محمد حسین ڈگری کالج سکردو)

☆ نوائے صوفیہ کے لئے یہ میرا پہلا خط ہے یہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے میں اسے شوق سے پڑھتا ہوں۔ (حامد علی ورائی یوچنگ (لاہور)

☆ نوائے صوفیہ کے لئے یہ میرا دوسرا خط ہے رسالہ خاص طور پر دنیائے تصوف کی خبریں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں رسالے میں کم از کم ایک صفحہ بچوں کے لئے مختص کر دیں جس میں سنہری باتیں، اقوال زریں اور احادیث وغیرہ بیان ہوں۔ (ممتاز حسین شارگو کراچی)

☆ السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں شمارہ نمبر 94 میں مضمون رہنمائی طلباء و طالبات پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اس طرح کے مضامین سے طالب علموں میں مذہبی جذبہ اور تعلیمی شوق زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ (قمر علی ارمان، نیوٹی چن تھگس)

☆ السلام علیکم۔ نوائے صوفیہ کا قاری ہوں میری دعا ہے کہ مذہب کا درخشاں ستارہ تا ابد جاری و ساری رہے۔ آمین (حمایت علی چندو تھلے، ڈگری کالج سکردو)

☆ نوائے صوفیہ میں شائع ہونے والے تمام مضامین معیاری اور حالات کے عین مطابق ہیں۔ شمارہ نمبر 94 میں مضمون رہنمائی طلباء و طالبات پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ طلباو طالبات کی رہنمائی ایسا مسئلہ تھا جس کے حل کی ضرورت تھی۔ ہماری مضمون نگار سے یہی گزارش ہے کہ اس سلسلے کو برقرار رکھے۔ (نور علی طالب علم فیڈرل اردو یونیورسٹی کراچی)

☆ نوائے صوفیہ کی اہمیت نہ صرف بقائے ملت نوربخشیہ کے لئے مسلم ہے بلکہ گلشن تصوف کی آبادی اور نوجوانان ملت کی اخلاقی وتعلیمی، بالیدگی کے سلسلے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ویسے نوائے صوفیہ کے تمام مضامین معیاری ہیں تاہم شمارہ 94 میں مضمون رہنمائی طلباء وطالبات کے ذریعے طالب علموں کی دیرینہ علمی مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہماری مضمون نگار سے گزارش ہے کہ اس تسلسل کو برقرار رکھے۔ (امتیاز حسن چیئرمین فیض بخش ہاسٹل کراچی)

☆ السلام علیکم۔ مجھے علاقہ شگر کا نمائندہ بنے ہوئے دو سال ہونے والے ہیں، جب سے میرے نام دس کاپیاں نوائے صوفیہ کی آرہی ہیں میں انہیں فروخت کر کے میں یہ رقم باقاعدگی سے جناب معروفی صاحب کے نام پر ارسال کرتا رہا ہوں اور اس کی اطلاع نوائے صوفیہ کے وصولیات میں بھی شائع ہوتی رہی ہے تاہم یاددہانی کا ایک خط جس میں مبلغ تین ہزار پانچ سو اڑتالیس روپے میرے ذمہ واجب الادا ظاہر کئے گئے ہیں یہ درست نہیں۔ غالبًا اس سے پہلے بوانواز صاحب کے نام پر آتا تھا اُن سے رابطہ کریں فی الوقت میرے پاس رسالے کے -/190 روپے موجود تھے جسے خط کے ساتھ ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نوائے صوفیہ کو ہمیشہ قائم دائم رکھے۔ آمین (اکبر جاوید ابدالی، نمائندہ شگر)

جواب: ادارہ نوائے صوفیہ آپ کی بے لوث خدمت پر شکرگزار ہے۔ باقی نمائندہ حضرات بھی اسی طرح کے خلوص کا مظاہرہ کریں اور جواب سے مستفید فرمائیں۔ (ادارہ)

☆ السلام علیکم۔ ادارے کی طرف سے ارسال کردہ یاددہانی کا خط موصول ہوا جس میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے رسالے کی اشاعت میں رکاوٹ کا ذکر تھا۔ یہ بات حق بجانب ہے ظاہر ہے نمائندہ حضرات رسالے سے فروخت شدہ رقم نہیں بھیجیں گے تو انتظامیہ اس کمی کو کیسے پورا کرسکتی ہے۔ بعض نمائندوں کی غیرذمہ دارانہ روش کی وجہ سے رسالہ تعطل کا شکار ہے حالانکہ یہ جریدہ عالم تصوف کا درخشندہ ستارہ ہے جس سے مذہبی شعور اور معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس رسالے کی اشاعت پوری قوم کے لئے باعث افتخار ہے۔ علامہ محمد بشیر صاحب اور معروفی صاحب دونوں کی کاوشیں ناقابلِ فراموش ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اِن دونوں کو تندرست اور توانا رکھے۔ آمین! میرے ذمے مبلغ ایک ہزار روپے جو بقایا رقم تھی بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ (مولانا غلام محمد، نمائندہ نوائے صوفیہ سلترو)

جواب: آپ کے خلوص بھرے خط پر ادارہ شکرگزار ہے۔ یہی جذبہ دوسرے نمائندہ حضرات کے لئے قابلِ تقلید ہے تاکہ رسالہ بدستور جاری ہے۔ (ادارہ)

☆☆☆

# وصولیات

## وصولیات شمارہ نمبر 93

1- غلام رسول صاحب، کرامنگ خپلو ........ 500/-
2- محمد موسیٰ، NRSP بذریعہ بوا انور صاحب . 240/-
3- مختار علی، چائنہ ٹاؤن، اسلام آباد ........ 240/-
4- مولانا شکور علی انور، گلگت ........ 500/-
5- غلام محمد غازی انجینئر ........ 240/-
6- کرامت حسین ڈاغونی ........ 250/-
7- موسیٰ علی نمبردار حسن آباد ........ 200/-
8- ابراہیم سابقہ چیئرمین تھلے ........ 240/-
9- محمد امین نمائندہ لاہور ........ 1000/-
10- عبدالکریم صدیقی ........ 740/-
11- غلام مہدی نمائندہ سکردو ........ 625/-
12- نثار علی ........ 200/-
13- غلام محمد صاحب AGPR ........ 1000/-
14- ثناء اللہ نمائندہ لاہور ........ 1000/-
15- اکبر جاوید ابدالی، نمائندہ شگر ........ 450/-
16- غلام محمد، نمائندہ کراچی ........ 1200/-

## وصولیات شمارہ نمبر 94

17- نمائندہ اسلام آباد ........ 560/-
18- بابو غلام علی نمائندہ براہ ........ 250/-
19- غلام علی ترکھان تھلے ........ 200/-
20- محمد ابراہیم انسپکٹر خپلو ........ 200/-
21- مولانا غلام مہدی نمائندہ کورو ........ 640/-
22- لیفٹیننٹ نثار حسین خپلو ........ 200/-
23- ماسٹر محمد حسین تھلے ........ 200/-
24- موسیٰ علی خان شگر ........ 240/-
25- اشرف حسین نمائندہ منگھوپیر کراچی ........ 600/-
26- اشرف حسین، ہمدانی کراچی ........ 200/-
27- مولانا محسن صاحب سرموں ........ 1000/-
28- علی محمد نوشاد براہوی 14NLI ........ 200/-
29- سپاہی غلام حیدر خپلوی 9NLI ........ 200/-
30- حوالدار کلرک علی محمد فرانوی ........ 300/-
31- صوبیدار غلام رسول سرموں ........ 250/-
32- مولانا غلام محمد نمائندہ سلترو ........ 1000/-
33- حوالدار (ر) محمد طاہر غووکھا بلغار ........ 250/-
34- اکبر جاوید ابدالی نمائندہ شگر ........ 190/-
35- غلام رسول نادرا آفس تھگس ........ 200/-

## ہنگامی چندہ

36- محمد انور صاحب براہ بالا ........ 1000/-
37- حاجی ثناء اللہ صاحب سرمیک ........ 1000/-
38- علی صاحب غربوچنگ خپلو ........ 1000/-
39- علی محمد ........ 1000/-
40- نامعلوم مخیر ........ 50/-

☆☆☆

# والدین کی اطاعت

گلزار حسین نمائندہ نوائے صوفیہ، امیر آباد چھور بٹ

والدین دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔ اس نعمت کی قدر ان لوگوں سے پوچھیں جو اس سے محروم ہو چکے ہیں۔ ماں کی محبت اور باپ کی شفقت ایسی بیش بہا چیز ہے جس کے سامنے دنیا بھر کے خزانے ہیچ ہیں۔ کیا خوب کہا ہے۔

ماں باپ جیسی نعمت کوئی دنیا میں نہیں ہے
حاصل ہو یہ نعمت تو جہاں خلد بریں ہے

دنیا کے تمام مذاہب میں والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری لازمی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ والدین اپنی اولاد کے آرام و آسائش کے لئے اپنی ہر آسائش قربان کر دیتے ہیں۔ ذرا اندازہ کریں ماں بچے کی خاطر رات بھر جاگتی رہتی ہے اسے بڑی محبت سے گود میں پالتی ہے خدا نہ کرے کسی کا بچہ بیمار ہو تو والدہ کی جان پر آ جاتی ہے اور جب تک بچہ تندرست نہ ہو جائے اسے چین نہیں آتا۔

باپ کو لے لیں وہ بچوں کی خاطر دن بھر محنت مزدوری کرتا ہے اور کمائی بچوں کی تعلیم، خوراک اور لباس پر خرچ کر دیتا ہے۔ ان تمام تکالیف اور مشقتوں کے برداشت کرنے کے بعد اگر اولاد اپنے محسنوں کا حق نہ پہچانے اور ان کی خدمت کو اپنا فرض اولین نہ سمجھے تو ایسی اولاد پر صد افسوس ہو۔

جب بچہ جوان ہوتا ہے تو اس کے والدین پر کچھ حقوق و فرائض لازم ہوتے ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ ماں، باپ سے حسن سلوک کرنے کی تلقین گئی ہے۔

اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اُف تک نہ کرو اور نہ انہیں جھڑکو۔

اس آیت پاک سے اندازہ ہوتا ہے کہ والدین کا احترام بچوں پر کس حد تک لازم ہے۔ بچوں کو چاہئے کہ جس طرح اُس کے والدین نے اس کی پرورش کی تھی اس طرح بچہ بھی اپنے والدین کا ہر طرح خیال رکھے۔

جہاد کی فضیلت سے کون واقف نہیں۔ مگر ایک دفعہ ایک ایسا شخص جہاد میں شامل ہونے کی اجازت طلب کرنے حضورؐ کے پاس آ گئے۔ جس کے والدین بوڑھے ہو گئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا جاؤ ماں، باپ کی خدمت کرو تمہارے لئے اس میں جہاد کا ثواب ہے حضورؐ کی ایک مشہور حدیث ہے کہ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔" رب کی رضا باپ کی رضا میں ہے رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے جو شخص اپنے والدین کو خوش کرتا ہے خدا بھی اس سے خوش ہوتا اور جو انہیں ناراض کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے ان ارشادات کی روشنی میں ہمارا یہ انسانی، اخلاقی اور دینی فریضہ بن جاتا ہے کہ اپنے والدین کی دل و جان سے خدمت کریں ان کا ہر حکم مانیں اُن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اُن کی تمام ضروریات کا خیال رکھے۔ بیماری کی حالت میں ان کی خوب خدمت کرے اس میں ہماری کامیابی ہے اور انہی خدمات کے صلے میں ہم دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد نبویؐ ہے۔ "ماں باپ ہی تمہاری جنت ہے اور ماں باپ ہی تمہاری دوزخ۔"

جو لوگ اپنے والدین کی فرماں برداری اور اطاعت کرتے ہیں کل وہی اپنی اولاد سے بھی فرماں برداری اور خدمت کی توقع کر سکتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سب سے بڑی سعادت ماں باپ کی ہے خدمت
سب سے بڑی عبادت ماں باپ کی ہے خدمت

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والدین کی بہتر خدمت اور ان کی فرماں برداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

# برکات اسلام

غلام مہدی المعروف کوروی

اسلام ایک ضابطہ حیات ہے۔ اسلام کی برکات و فضیلت کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ تحقیق اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

دین اسلام وہ پسندیدہ دین ہے جو مکمل کامل اور اکمل ہے اس کی تعلیم دینے کے لئے اللہ رب العزت نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا۔ جنھوں نے دین اسلام کے صرف اصول ہی نہیں بیان فرمائے بلکہ ارشادات خداوندی پر عمل کر کے اس کا بہترین نمونہ بھی پیش فرمایا۔

خالق کائنات اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو اپنی قدرت کا عظیم شاہکار بنایا اور اسے زندگی گزارنے کے لئے ظاہری، باطنی صفائی اور ستھرائی کی رہنمائی کے لئے ایک عظیم کتاب قرآن حکیم کو نازل فرمایا۔ جس میں ہر مومن مسلمان کے لئے اس کی زندگی کے آغاز سے لے کر انتہا تک بلکہ اُس کے بعد والی زندگی کے ہر دور کو بڑے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ یہ کتاب انسان کے لئے زندگی کے ہر لمحہ کے لئے رہبر و رہنما ہے۔ ایک مومن اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتا ہے اس کتاب ہدیٰ کو چھوڑ کر انسان دنیاوی پریشانیوں ظاہری، باطنی، روحانی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس مقدس کتاب میں ہماری زندگی کا مکمل دستور العمل بیان فرما دیا۔ قرآن اپنے ماننے والوں کے لئے ایک عظیم راہِ حق کی خوشخبری دیتا ہے زندگی گزارنے کے لئے بہترین راہ پر گامزن ہونے کی نوید سناتا ہے اچھی زندگی اور اعلیٰ راستہ کا انتخاب فرماتا ہے۔ جس کو اختیار کرنے سے دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل ہو جاتی ہیں اس پر عمل کرنے سے خالق و مالک کی رضاء اور خوشنودی اور ہادی برحق حضور تاجدار انبیا ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور زندگی حیاۃ طیبہ کا مظہر بن جاتی ہے۔ قرآن کریم نے ہمارے لئے اس دین کا انتخاب کیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تحقیق اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سالہ زندگی مبارک کی ہر ادا بے مثال ہر ہر لمحہ کائنات عالم کے لئے سبق آموز ہے حضور رحمۃ للعالمین ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و رحمت کی برکت سے ہمیں دین کامل نصیب ہوا۔ دین کی تکمیل ہونے پر اعلان فرمایا: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (سورۃ المائدہ۔ آیت نمبر 3) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور ہم نے تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا یہ دین مکمل ہے قیامت تک اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔ اس کی تابعداری ذریعۂ نجات ہوگی اور اس سے روگردانی دنیا و آخرت کے خسارے کا باعث ہوگا۔ قرآن کریم میں ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے: وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَ ھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور جو کوئی تلاش کرے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ

آخرت میں خسارے والوں میں سے ہوگا۔

قرآن حکیم نے دین اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے: اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَ لَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ o (سورۃ العمران۔ آیت نمبر 83) کیا اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتے ہو حالانکہ اُسی کے حضور سر جھکا دیا ہے ہر چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے اور اُس کی طرف سب لوٹا دیئے جائیں گے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین ہے۔ اسلام کے دامن سے وابستگی حصولِ ہدایت ورحمت ہے۔ اللہ رب العزت نے اہلِ ایمان سے فرمایا۔

تم مکمل طور پر دین سلام میں داخل ہو جاؤ یہ مکمل ضابطۂ حیات اور دستور زندگی ہے۔ اسلام تمہاری ترقی کا ضامن ہے اس کی برکتیں تم اُس وقت حاصل کرو گے جب تم مکمل طریقے سے خود کو اس نظام کے حوالے کردو گے اپنی زندگی کے ہر معاملہ کی رہنمائی اس سے حاصل کرو گے اسلام کے دامن سے وابستگی کے بعد مسلمان کو کسی اِزم کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا نظام حیات ہے جس نے انسانیت کو تحفظ فراہم کیا ہے یہی وہ ضابطۂ حیات ہے جس کو اپنانے سے سکون وچین نصیب ہوتا ہے۔ تو یاد رکھو مومن مسلمان کو جو سکون اسلام کی تابعداری سے میسر آ سکتا ہے وہ کسی دوسرے اِزم سے نہیں مل سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو غم خواری، خداترسی، رحم دلی اور ہمدردی کا درس دیتا ہے۔

اسلام وہ پاکیزہ دین ہے جس نے آدمی کو انسان بنایا۔ اسلام ہمیں روحانی، جسمانی پاکیزگی کا درس دیتا ہے اسلام وہ پاکیزہ ومقدس دین ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو روحانی وجسمانی طور پر طیب وطاہر کیا ہے حتیٰ کہ اسلام سوچ اور تصور وخیال کو بھی پاک رکھنے کا حکم دیا ہے ہمارے ظاہر وباطن کو پاکیزہ کیا ہے اسلام ہی وہ نظامِ حیات ہے جس نے امیر وغریب کی تفریق ختم کر کے مساوات کا عملی نمونہ پیش کیا تو آیئے اسلام سے سچی محبت کریں۔ آؤ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اسلام کو ضابطۂ حیات تسلیم کریں۔ آؤ صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں۔ آؤ خود کو ضلالت وگمراہی سے نکال کر نور وروشنی سے ہمکنار کرلیں۔ آؤ اسلام کے بتائے ہوئے اصول اپنا کر نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات حاصل کریں۔ آؤ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کا عہد کریں۔ آؤ یتیموں، مسکینوں کی خبرگیری کریں۔ آؤ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور مقدس زندگیوں کا مطالعہ کر کے خداترسی کا طریقہ وسلیقہ اور فرض شناسی کا جذبہ حاصل کریں۔ آؤ میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والو! اگر تم سکون وچین کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو قرآن مجید کو سینے سے لگالو۔ نظام مصطفیٰ کو اپنالو۔ اسلام ہی تمہاری عزت وآبرو کا محافظ ہے۔ اسلام ہی امانت ودیانت، شرافت وصداقت کا درس دیتا ہے۔ اسی سے ہی ہماری دُنیا وآخرت سنور سکتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا ہے کہ خداوند کریم بجاہِ نبی رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہمیں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی توفیق خیر عطا فرمائیں۔ (آمین)

☆☆☆

# اسلام میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت

تحریر: کنیز اسماعیل، کریس گانچھے بلتستان

اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا ہے جو کسی اور دین میں نہیں۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مظلومیت اور پستی سے نکال کر ان کو مردوں کے برابر حیثیت عطا کی۔ اُن کے حقوق معین کئے بلکہ انہیں رحمت و شفقت کی نشانی قرار دیئے۔ اسلام نے عورت کو بحیثیت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی جیسی بلند مقام کا حق دار قرار دیا۔

اسلام سب سے پہلے عورت اور مرد کو انسانیت کے لحاظ سے مساوی اور ایک وحدت قرار دیتا ہے تا کہ وہ تمام غلط نظریات ختم ہو جائیں جو عورت کو مرد سے گری ہوئی بتاتے ہیں۔

سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ترجمہ: ''جو لوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست باز (سچے) مرد اور راست باز (سچی) عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ اُن کے لئے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

اسلام نے جہاں مردوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیا ہے وہاں پر عورتوں کی تعلیم و تربیت کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔

طلب اعلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

ترجمہ: علم حاصل کرنا تمام مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اسلام میں ماں کی آغوش کو پہلی درس گاہ قرار دیا ہے۔ ایک بچّے کی اخلاقی تعلیم و تربیت اور اسے علم سے روشناس ماں ہی بہتر کر سکتی ہے۔ جاہلیت کے دور میں عورت کی تعلیم کے دروازے بند تھے جنہیں اسلام نے کھولا۔

حضرت فاطمہ الزہراؑ نے ایک ایسے دور میں اس دُنیا میں قدم رکھا۔ جب قریش کی جہالت و نادانی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ آپ نے پیغمبر اکرمؐ کی انسانیت ساز آغوش اور ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے پر از شفقت و الفت کے دامن میں پرورش پائی اور اس مکتب میں روحانی پاکیزگی، جہاں بینی اور خدا شناسی کی تعلیم و تربیت حاصل کیں۔ ماں کی آغوش تربیت کا ہی اثر تھا کہ حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ جیسے فرزندوں اور زینبؑ و ام کلثومؑ نے راہ ایمان و تقویٰ اور اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے کام میں محاذ بہ محاذ خانہ بہ خانہ اور میدان بہ میدان اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ اور اپنے شوہر نامدار و فداکار کے قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھتی گئیں۔ یہاں تک کہ اسلامی عمیق مسئولیت و ذمہ داری کی

ادائیگی کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دی۔

اسلام میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر زیادہ زور دیا گیا ہے کیونکہ وہ بہترین ماں بن کر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت بہتر انداز میں بجا لا سکتی ہیں۔ پاک اسلامی معاشرے کی تشکیل اُس وقت ہو سکتی ہے جب ایک ماں اپنے بچوں کی بہتر پرورش کرے کیونکہ کل انہی بچوں نے بڑے ہو کر گاؤں علاقہ اور ملک کی باگ دوڑ سنبھالنا ہے۔ مشہور مفکر (نپولین بوناپارٹ) کا قول ہے کہ "تم مجھے بہترین مائیں دو میں تمہیں بہترین قوم دوں گا۔"

لہٰذا ہم سب پر لازم ہے کہ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاطر خواہ بندوبست کیا جائے۔ بغیر تعلیم کے اسلام شناسی اور قرآن شناسی ممکن نہیں ہے۔ تعلیم کے بغیر خواتین گھریلو حقوق و فرائض اور معاشرتی حقوق و فرائض سے ناآشنا رہتی ہیں۔ حصول تعلیم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ اسلام نے ماں کی گود سے لے کر قبر میں پہنچنے تک حصول علم پر زور دیا گیا ہے۔ فرمایا گیا:

اطلبوا العلم من المهد الى اللحد. (الحدیث)

"گود سے گور تک علم حاصل کرو۔"

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی و دُنیوی علوم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

## کتاب سیرۃ معصومین کی انتظامیہ نے سیکشن 265-Kcr.PC کے لئے عدالت میں معافی نامہ داخل کرا دیا

کتاب سیرۃ معصومین کی انتظامیہ نے عدالت میں حلفیہ بیان داخل کراتے ہوئے اپنے کئے پر تمام مسلمانوں سے معافی مانگی ہے جس کی وجہ سے اُن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ کتاب سیرۃ معصومین ہم نے نہیں لکھی ہے بلکہ اسے دوسری مذہبی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ ہم قرآن مجید، اللہ تعالیٰ جل جلالہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرامؓ پر مکمل ایمان اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ یہ معافی نامہ فروری 2007ء میں اپنے وکیل کے ذریعے جمع کر دیا ہے تاہم یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔

☆☆☆

**بقیہ** رسالہ سلسلہ ذھب

کرنے میں ناکام رہے۔ اور بوا سماء، تجلیات ذاتی، صفاتی، افعالی اور آثاری نیز عوالم کلیہ خواص خمسہ، متنوع انوار کے مراتب اور احوال کے متعلق اکابرین تصوف کی کتابوں سے پڑھا ان کے معانی میں غور وخوض کئے بغیر بعض دھندلا بعض کو نفی بعض کو خود ساختہ شیخیت کا اصول ٹھہرایا۔ جس کی وجہ سے اس عالم کون و فساد میں ایسا فتنہ برپا ہو گیا کہ خانقاہیں اپنے آباؤ اجداد کی شیخیت، رسوم و عادات کو ریاضت اور فرقہ پوشی کی تبدیلی کی نذر ہو گئیں، شطحیات، الحاد و زندیقیت، تقلید خواہشات کی تجویز، محرمات کے ارتکاب، نفس امارہ کی بے لگامی کو وسیع اور عمیق مشرب نام رکھا اور عمیق (اصل) مشرب، ارباب قلوب اور اہل کشف وتحقیق سے بالکل بے خبر رہ گئے۔ اس لئے ہم نے ان حقائق اور اسلامی نظریات سے متعلق جو روشنی ڈالی ہے وہ یہ ہے۔

## مراتب درویشی

اے عزیز! معلوم رہے کہ درویشی تین چیزوں سے عبارت ہے۔

(1) تجلیات وعرفان کے مراتب

(2) ذات وصفات کے حقائق اور

(3) سات مغیبات کے لطائف

جب یہ تین چیزیں انبیاء اور کامل اولیاء کی صفت ہیں ان سے کسی اہلیت والے (صاحب کمال) کو مزین کیا جاتا ہے۔ پھر اس ہمائے ہمایوں (بابرکت تصوراتی پرندہ جس پر وہ بیٹھے بادشاہ بن جاتا ہے) ولی مرشد کا سایہ طالب صادق پر پڑتا ہے۔ تو وہ فقیر (حقیقی) کی سلطنت جو تمام کمالات کی جامع ہے مجاہدوں کے اسباب کی بدولت شرف ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق کہ.

**والذین جاهدو افینا لنهدینهم سبلنا**

ترجمہ: اور جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو اپنے راستے کی ہدایت عطا کرتے ہیں۔

## صاحب ارشاد کی ذمہ داری

میرے عزیز! معلوم رہے کہ اللہ تعالیٰ ناقص لوگوں کی تربیت کے لئے مرشد کامل کو آسمان کی بلندیوں سے اپنی ذات تجلیوں اور فنافی اللہ کی حیثیت سے عنصر طبعی (مادی عالم) کے دامن میں بھیج دیتے ہیں۔ اس ذمہ داری کی وجہ سے اس قطب پر نبی یا ولی پر تبلیغ وارشاد واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب وہ چاہیں تو فوری طور پر ناقص آدمی کو تجلیات (حق) کے تمام مراتب تک پہنچا کر مکمل کر دیں۔

☆ ☆ ☆

## قرآن میں ہو غوطہ زن

اس دور میں ہر شخص ہے سرگشتہ و حیران
تشکیک کی زد میں ہے مسلمان کا ایمان
اسلام میں الحاد کے پیوند کی ترغیب
تعمیر کے پردے میں ہے تخریب کا سامان
خود اپنے ہیں اسلام میں تفریق کے درپے
بے دینی و الحاد کے جاری ہوئے سامان
ابلیس کے احکام کی تبلیغ و اشاعت
ذہنوں سے فراموش ہے اللہ کا پیمان
ہر صاحب ایمان کا مقدر ہوئی تشویش
ہر سمت مسلط ہے عجب طرح کا ہیجان
کچھ وہ بھی ہیں اغیار کے پھندے میں گرفتار
بنتے ہیں جو آیات الٰہی کے نگہبان
جس دین کو اکملت لکم حق نے کہا تھا
اس دین پہ ہے معدومی تکمیل کا بہتان
قُوا انفسکم حکم خداوند جہاں ہے
اُمڈ چلا آتا ہے ہلاکت کا وہ طوفان
اس دور میں جو چیز محافظ ہے ہماری
قرآن ہے قرآن ہے قرآن ہے قرآن
ایمان کی حفاظت تجھے مطلوب اگر ہے
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان!
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

**﴿خالد بزمی﴾**

اسلام ـــ

# ٹینڈر نوٹس

ہر خاص و عام اہل صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نوائے صوفیہ کی بروقت اشاعت اور اس کے دائرہ کار کو بڑھانے کی غرض سے ادارہ نے اس کی مارکیٹنگ کو کمرشلائز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت ہمیں درج ذیل سٹیشنوں (چپلو، سکردو، گلگت، راولپنڈی، لاہور اور کراچی) سے مستحکم ایجنٹس کی ضرورت ہے۔ جو اپنے پورے ضلع میں نوائے صوفیہ کی ترسیل کو بروقت یقینی بنا سکیں اور مقررہ مدت میں وصولیات جمع کر کے ادارہ کو بھیج سکیں۔ خواہشمند حضرات جس میں موجودہ نمائندے بھی شامل ہیں اپنی درخواستیں زیرِ دستخطی کے نام دفتر نوائے صوفیہ انٹرنیشنل اسلام آباد کے پتہ پر مورخہ 30 اگست 2007ء تک ارسال کر دیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف واضح طور پر لکھے ہوئے ہونے چاہئیں۔

1- ایجنٹ کتنے روپے فی کاپی کے لئے کام کرنے کو رضامند ہے۔

2- ایجنٹ کا مکمل ایڈریس۔

3- ایجنٹ کی تعلیمی قابلیت۔

4- ایجنٹ کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر۔

5- ایجنٹ کا شناختی کارڈ نمبر

منیجر ایڈمنسٹریشن

نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد